عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۰ شمارہ نمبر ۳۰

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

ذکر ہے ان کا بستی بستی صلے اللہ علیہ وسلم
گونج رہی ہے محفل ہستی صلے اللہ علیہ وسلم

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

تنزانوی صدر کے
بیٹے اور بیٹیوں کا
قبولِ اسلام

نیروبی کی
ناظمہ غلام نامی خاتون نے
سینکڑوں عیسائی عورتوں
کو
مسلمان بنا دیا

پاکستان کے موجودہ حالات
اور قادیانی بھگوڑے پیشوا
مرزا طاہر کی
عیاری و مکاری

مرزا قادیانی
خصوصی عدالت کے کٹہرے میں
ایک دلچسپ رپورٹ

اے مسلماں ذرا ہوش میں آ!

قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور مسلمانوں کی قادیانیت نوازی

ایک لمحۂ فکریہ

ایک واقف حال کے قلم سے

ہفت روزہ ختم نبوت کے پچھلے شمارہ میں قارئین کرام نے پی آئی اے کے قادیانی تبسم منہاس (منیجر ویلفیئر اینڈ کیٹرنگ) کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ کہ کس طرح اس پر نوازشات کی بارش کی گئی ہے اور ہر سیاہ و سفید کا مالک بنا دیا گیا۔ یہ قومی ادارے پی آئی اے کے صرف ایک شعبے کی مثال ہے ورنہ ملک بھر میں کتنے قومی ادارے ہیں اور ان میں کتنے مار آستین موجود ہیں اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً "ختم نبوت" رپورٹ دیتا رہتا ہے اور یہ "ختم نبوت" کی ذمہ داری ہے۔

قادیانی جہاں کہیں بیٹھا ہے وہ صرف اور صرف اپنے جھوٹے مذہب کی خدمت کے لئے بیٹھا ہے وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے اس کے اس عہدے پر آنے کا مقصد اپنے اختیارات کے ذریعے تعلقات بڑھانا ہے اور اس کا تمام تر فائدہ قادیانیت کو پہنچانا ہے۔

علامہ اقبال نے فرمایا تھا قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے، قادیانیوں کا طور و طریقہ یہودیوں کے مماثل ہے قادیانیوں میں کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو جھوٹ اور اس دھوکے (قادیانیت کو) سچ سمجھ کر اخلاص کے ساتھ اس جھوٹ کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اور ایسوں کی تعداد کم ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنی ذاتی کمزوری اور غفلت کی وجہ سے اس میں داخل ہوئے ہیں۔

اور اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو زر یا زن کے لالچ کی وجہ سے اس میں داخل ہوئے۔ اور یہ سمجھے کہ چند دنوں میں نکل آئیں گے مگر بعد ازاں خاندانی اور معاشی حالات ایسے پیدا کر دیئے گئے اور ان کو قادیانیت کے شکنجے میں ایسے جکڑا گیا کہ اگر وہ چاہیں بھی تو اس منحوس چکر اور دلدل سے نہ نکل سکیں۔ (مگر جس کو اللہ چاہے) پہلے مال، نوکری، اور عورت کی لالچ دی جاتی تھی اور اب "بیرون ملک نوکری" کا لالچ دے کر قادیانی بیعت فارم پر کرا لیا جاتا ہے۔ (یعنی کفریہ دستخط کرا لئے جاتے ہیں۔)

یہودیوں کی طرح ہر قادیانی چکنی چپڑی باتوں کا ماہر ہوتا ہے اس ٹولے کے ہر فرد کے دو چہرے ہیں جب کسی ناواقف انسان یا بے خبر بھولے بھالے مسلمانوں سے ملتے ہیں۔ تو پر تکلف با اخلاق بن کر دکھاتے ہیں تاکہ کسی نہ کسی طرح ان کو اپنے جال میں پھنسا سکیں لیکن جہاں کہیں واقفین حال سے ملاقات ہو جائے اس وقت ان کی حالت دیدنی ہوتی ہے۔ اس وقت نہایت بداخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ بلکہ گالم گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ اور اس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔

قادیانی پروپیگنڈے کی وجہ سے ہمارے آفیسران بالا کی حالتیں مختلف ہوتی ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس مسئلے کو فرقہ وارانہ قرار دے کر اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں۔ قادیانی اپنی من مانی کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ حضرات خاموش رہتے ہیں۔ ایسے افسران بالا کو چاہیئے کہ وہ سب سے پہلے اس فتنے کے بارے میں ضروری معلومات حاصل کریں۔ ویسے وہ ماشاءاللہ پڑھے لکھے ہیں۔ مگر قادیانیت کے بارے میں "رد قادیانیت اسپیشلسٹ" علماء سے رجوع کریں۔ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھرپور کردار ادا کر رہی ہے اس نے اردو، عربی، اور انگریزی میں کافی شافی مواد مختلف لٹریچر اور کتابوں کی شکل میں شائع کر دیا ہے۔

۲. قادیانی لوگوں کا امت مسلمہ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں وہ ملت اسلامیہ سے کٹ چکے ہیں۔ اسلام یا اسلامی فرقوں سے ان کا قطعاً کوئی واسطہ نہیں اسلام کے پربہار پھل اور پھول دار درخت کی شاخ نہیں ہیں انہوں نے اپنا کانٹے دار اور بدبودار درخت علیحدہ بنا لیا ہے جس کی دو بڑی شاخیں لاہوری اور قادیانی گروپ ہیں جبکہ چھوٹی اروپی اور صدیق دیندار انجمن وغیرہ ہیں کچھ ہمارے افسران بالا ان کو کافر ہی سمجھتے ہیں مگر وہ ایک مغالطے میں مبتلا ہیں کہ ان کو دوسرے کافروں (عیسائی، ہندو، یہودی) کی طرح سمجھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جیسے اور کافروں کو ملک میں رہنے اور اس سے منافع حاصل کرنے کا حق ہے اسی طرح قادیانیوں کو ملک کے ذرائع سے نفع اٹھانے کا حق ہونا چاہیئے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ قادیانیوں کا مسئلہ دوسرے غیر مسلموں جیسا نہیں ہے۔

۱. ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرے کافروں سے صلح کی۔ ان کو میزبانی کا شرف بھی عطا فرمایا۔ مگر جھوٹے مدعیان نبوت اور ان کے ماننے والوں کو سرے سے برداشت ہی نہیں کیا۔

۲. دنیا بھر کے غیر مسلم اپنے آپ کو غیر مسلم ہی سمجھتے ہیں اور مسلمانوں کو مسلمان جبکہ ہر قادیانی (باوجود غیر مسلم ہونے کے) اپنے آپ کو پکا سچا اور "حقیقی مسلمان" قرار دیتا ہے اور تمام دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کو "کافر، پکا کافر، اور دائرہ اسلام سے خارج" سمجھتا ہے۔

اسلام قرآن اور تمام مسلمانوں کے نزدیک مرزا قادیانی آنجہانی اور اس کے ماننے والے شروع دن سے کافر تھے۔ علماء اسلام نے شروع دن سے ہی ان کے خلاف آواز اٹھائی جبکہ اسمبلی نے علامہ اقبال کے مطالبہ کی روشنی میں ۱۹۷۴ء میں ان کے کفر پر مہر لگائی۔ اور ۲۶ اپریل ۸۴ء کو قانون بنا دیا گیا کہ یہ لوگ اسلامی شعائر، اصطلاحات کو استعمال نہیں کر سکتے۔ اسی ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کے خوف کی وجہ سے مرزا طاہر امیر قادیانی جماعت پاکستان سے

باقی صـ۶ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

شمارہ نمبر ۳۰	۱۹ تا ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ ہجری بمطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ تا ۲ جنوری ۱۹۹۲	جلد نمبر ۱۰

مدیر مسئول ـــ عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ــــ اے مسلمان ذرا ہوش میں آ ــــ ۲
۲ــــ صلی اللہ علیہ وسلم (نظم) ــــ ۴
۳ــــ پاکستان کے موجودہ حالات (اداریہ) ــــ ۵
۴ــــ سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ــــ ۷
۵ــــ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ ــــ ۹
۶ــــ اقبالؒ کی رائے ــــ ۱۱
۷ــــ قرآن کریم اور منکرین حدیث ــــ ۱۲
۸ــــ قادیانی فتنہ گر ــــ ۱۳
۹ــــ کرسے جو کرنا ہے ــــ ۱۴
۱۰ــــ پپیتا ــــ ۱۴
۱۱ــــ تعارف ــــ ۱۵
۱۲ــــ مرزا قادیانی عدالت کے کٹہرے میں ــــ ۱۶
۱۳ــــ ہمارے لیے یہی عزت کافی ہے ــــ ۱۸
۱۴ــــ نیروبی کی مسلمان خاتون ــــ ۲۰
۱۵ــــ قبول اسلام ــــ ۲۰
۱۶ــــ کلمہ طیبہ اور مرزائی ــــ ۲۲
۱۷ــــ مولینا ارشد مدنی مدظلہ کو استقبالیہ ــــ ۲۳

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر 770337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۳۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۴۳۰ کراچی پاکستان
ارسال کریں

صلی اللہ علیہ وسلم

ذکر ہے اس کا بستی بستی صلی اللہ علیہ وسلم
گونج رہی ہے محفل ہستی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کے عمل نے شرک مٹایا ایک خدا کا رنگ جمایا
ختم ہوئی اصنام پرستی صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کہنا معراج کی شب کا دیکھ کے رتبہ شاہِ عرب کا
چرخ نے بھی محسوس کی پستی صلی اللہ علیہ وسلم

بیشک اس کی شان ہے اونچی پیار سے حق نے جس کو عطا کی
کل نبیوں پر بالادستی صلی اللہ علیہ وسلم

دیکھ دنیا بھر کی دولت مل جائے گر اس کی محبت
پھر بھی یہ نعمت ہے سستی صلی اللہ علیہ وسلم

عشقِ نبی میں اہلِ وفا نے لوٹے کیسے کیسے خزانے
کیف و سرور وجد و مستی صلی اللہ علیہ وسلم

اس کا جلوہ دیکھ جو پاتا قلبِ حزیں پھولا نہ سماتا
چشمِ عقیدت یوں نہ ترستی صلی اللہ علیہ وسلم

فیض ہے عاجز اس کی ثنا سے کاش قوافی کام کے ہوتے
نعت کی بدلی کھل کے برستی صلی اللہ علیہ وسلم

(جناب فیض لودھیانوی۔ لاہور)

پاکستان کے موجودہ حالات
اور قادیانی بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کی عیاری و مکاری

قادیانی سربراہ مرزا طاہر کے خطبہ کا خلاصہ آپ نے ملاحظہ فرمالیا ہوگا جو اس نے لندن کے قادیانی "مرزائیے" میں دیا۔ خطبہ کیا تھا ایک نفرت کی آگ تھی جو اس کے دل میں لگی ہوئی تھی اس میں پاکستان، پاکستان کے علماء کرام اور مسلمانوں کو ہدف تنقید بنایا گیا اور ان پر کیچڑ اچھالنے کی کوشش کی گئی۔ طرز تخاطب انتہائی اشتعال انگیز اور زبان نہایت گھٹیا تھی۔ ہم اس انداز تخاطب میں مرزا طاہر کو معذور سمجھتے ہیں کہ یہ انداز گفتگو ان کو باپ دادا کی وراثت میں ملا ہے۔

مرزا طاہر نے اپنے بیان میں پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ پاکستان کا موجودہ بحران قادیانیت پر ظلم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب پیدا ہوا ہے۔ مرزا طاہر نے قادیانیت کو ایک تعویز قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب سے اس تعویز کو اسلام سے باہر نکالا یعنی قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا اس وقت سے پاکستان مصیبت میں مبتلا ہے۔

مرزا طاہر مرتد کی یہ چالاکی وعیاری دیکھئے کہ پاکستان کے بحران سے یہ نتیجہ نکالنے کی کوشش کر رہا ہے کہ قادیانیت چونکہ سچا مذہب ہے اور اس کے ساتھ زیادتی ہورہی ہے اس لئے پاکستان کے حالات خراب ہورہے ہیں۔ یہ نتیجہ نکال کر ایک طرف تو بھولے بھالے مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف حکمران طبقہ سے کہہ رہا ہے کہ حالات اسی وقت ٹھیک ہوسکتے ہیں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی ترمیم اور قادیانی آرڈیننس کو منسوخ کر دیا جائے۔ لیکن مرزا طاہر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اب

لیکن مرزا طاہر کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اب پاکستان کے مسلمان اس کے کسی دھوکہ اور فریب میں پھنسنے والے نہیں۔ پاکستان کے مسلمان قادیانیت کو ایک لعنت تصور کرتے ہیں بلکہ ان کا عقیدہ اور ایمان ہے کہ قادیانی لعنت کو جب تک ملک سے ختم نہیں کیا جاتا حالات ٹھیک نہیں ہوسکتے۔ مرتدوں کو ڈھیل دینے اور اسلام سے انحراف کے نتیجہ میں ملک بحرانی کیفیت سے گذر رہا ہے۔ لہذا حکومت اگر چاہتی ہے کہ ملک کا امن وسکون دوبارہ لوٹ آئے ان کے لیئے ضروری ہوگا کہ فتنہ کے خاتمہ کے لیئے سُنتِ صدیقی پر عمل کرے پھر دیکھیں کہ ملک میں کس طرح نفاذ اسلام کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قادیانی عناصر ہیں۔

پاکستان کے حالات یقیناً خراب ہیں اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ "را" اور "خاد" کے ایجنٹ ملک میں سرگرم عمل ہیں لیکن قادیانی ٹولے کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ قیام پاکستان کے وقت باونڈری کمیشن میں قادیانیوں کا کردار، سانحہ مشرقی پاکستان میں ایم ایم احمد کی سازش اور پھر مرزا طاہر کا یہ کہنا کہ "پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا ہوسکتے ہیں" کے فوراً بعد ملک میں دہشت گردی کے واقعات کا رونما ہونا یہ تمام عوامل ایسے ہیں جس سے نتیجہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ قادیانی ٹولہ موجودہ دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہے۔۔۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ قادیانیوں نے آج تک پاکستان کو دل سے تسلیم نہیں کیا اس لیئے کہ وہ "اکھنڈ بھارت" کے حامی ہیں اور پاک وہند کی تقسیم کو عارضی سمجھتے ہیں اس لیئے ان کی کوشش ہے کہ پاکستان اور ہندوستان دوبارہ متحد ہوجائیں اسی لیئے قادیانی پاکستان میں عدم استحکام پیدا کرکے ملک کو توڑنا چاہتے ہیں حکومت کو چاہیئے کہ وہ قادیانیوں پر کڑی نگاہ رکھے۔

پاکستان میں گذشتہ چند سال سے جو بحرانی کیفیت پیدا ہورہی ہے اور ملک بھر میں دہشت گردی کی فضا قائم ہے۔ ہم قطعاً اس بات کو ماننے کے لیئے تیار نہیں کہ یہ حالات بقول قادیانی حضرات کے قادیانیت پر ظلم کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے سبب پیدا ہورہے ہیں۔ پاکستان کے مسلمان اتنے بے عقل نہیں کہ مرزا

طاہر مرتد کا تجزیہ قبول کرلیں۔ پاکستان کا ہر شعور رکھنے والا اور تاریخ سے واقفیت رکھنے والا طبقہ اس بات کی گواہی دے گا کہ پاکستان آج کل جن حالات سے دوچار ہے اس سے کہیں زیادہ خطرناک صورتحال سے ۱۹۷۱ء میں گذر چکا ہے۔ ۱۹۷۱ء کے عظیم حادثہ سے کون واقف نہیں۔ ابھی ۲۰ ہی سال گذرے ہیں کہ پاکستان توڑنے کی سازش میں دوسری اسلام دشمن قوتوں کے ساتھ قادیانی ٹولہ بھی شامل تھا۔ پاکستان مذکورہ بحران کے نتیجہ میں نہ صرف دولخت ہوا بلکہ ہزاروں مسلمان شہید ہوگئے۔ مسلمان کے ہاتھوں مسلمان مارا گیا۔ کیا ہم مرزا طاہر سے پوچھ سکتے ہیں کہ مذکورہ ۱۹۷۱ء کا بحران کس نتیجہ میں پیدا ہوا؟ ۱۹۷۴ء سے قبل کے حالات کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ ملک میں تو بقول مرزا طاہر کے "شریعت کے قلعے چل رہے تھے" نہ قادیانیت کے تعویز کو اسلام سے باہر نکالا گیا پھر یہ بحران کیوں پیدا ہوا؟ "قادیانیت کے تعویز" سے پاکستان میں برکتیں ہی برکتیں نازل ہونی چاہیئے تھیں لیکن اس کے برعکس پاکستان مصیبت میں مبتلا ہوا اور زبردست بحران سے گذرا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا طاہر کی دلیل غلط ہے۔ قادیانیوں کی ایک عادت پرانی ہے کہ دنیا جہاں میں رونما ہونے والے واقعات کو اپنے حق میں دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کذاب کے زمانے میں کہیں طاعون کی وبا پھیلتی، کہیں زلزلہ آتا، کہیں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑتی، کوئی مرجاتا، کسی کا نقصان ہوجاتا فوراً مرزا کذاب قادیانی کا اشتہار چھپ جاتا کہ میرے انکار کی سزا ہے۔ یہی اب بھی ہو رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے بانی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی تو کہا گیا کہ یہ قادیانیت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سزا ہے۔ مرحوم ضیاء الحق ہوائی حادثہ میں جاں بحق ہوئے تو کہا گیا کہ یہ قادیانی آرڈی ننس کے نفاذ کی سزا ہے۔ گویا ہر واقعہ کو قادیانیت سے جوڑنے اور اس سے قادیانیت کی حقانیت کو ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر جرم اور جھوٹ کا فیصلہ کرنے کا طریقہ یہی ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ مرزا قادیانی کذاب جو بیت الخلاء کی حالت میں مرا وہ کس جرم کی سزا ہے؟ مجدد، محدث، مسیح، مہدی اور نبیوں کی موت اتنے بدترین طریقہ پر نہیں آیا کرتی۔ حکیم نورالدین گھوڑے سے گر کر مرا، شیطان صفت انسان مرزا محمود کی موت بھی بڑی عبرت ناک موت تھی اور مرزا ناصر بھی بُری موت مرا۔ ان تمام مرتدوں کے ساتھ یہ خدائی سلوک کیوں؟

مرزا طاہر نے اپنے بیان میں ایک بات یہ کہی کہ "اسلام سے قرب کی خدا سزا نہیں دیتا، اسلام سے قرب کی تو جزا ہوتی ہے" اس سلسلے میں ایک مختصر سا سوال ہے کہ آج قادیانیت ابتلاء کے دور سے گذر رہی ہے جس کا اعتراف مرزا طاہر کو بھی ہے۔ مرزا طاہر کو خود چوروں کی طرح فرار ہوکر لندن جانا پڑا اور مرزا طاہر میں جرأت و ہمت نہیں کہ پاکستان واپس آئے۔ "خدا کے مقرر کردہ خلیفہ" پر تو ایسا برا وقت نہیں آیا کرتا۔ مرزا طاہر مرتد اور ان کی جماعت ذلیل سے ذلیل تر ہوتی چلی جارہی ہے، آخر کیوں؟ یہ خدا کا عذاب کیوں نازل ہو رہا ہے؟ ہم بھی یہی سوال دہرا رہے ہیں کہ اسلام سے قرب کی تو خدا سزا نہیں دیتا پھر یہ مرزا طاہر اور ان کی جماعت پر عذاب کیسا؟ اسلام کے قرب سے جزا ہوتی ہے؟ ہے مرزا طاہر کے پاس کوئی جواب؟

مرزا طاہر نے علمائے کرام اور پاکستان کے مسلمانوں کو "منحوس" قرار دیا ہے اور علمائے کرام کے بارے میں کہا کہ "اگر قادیانی مسئلہ نہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ پاکستان کی سیاست مولوی کو اپنی جوتی کی نوک پر رکھتی" ہم مرزا طاہر کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ یہ لب و لہجہ انتہائی اشتعال انگیز ہے جو پاکستان کے مسلمانوں کے غیض و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ بہت اچھا ہوگا کہ اپنی زبان کو خود ہی لگام دیں ورنہ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء جیسے حالات دوبارہ پیدا ہو سکتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء کے حالات بھی مرزا طاہر کی بے وقوفی کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔ اب اگر کوئی تحریک اُٹھی تو قادیانیت کو دوبارہ نئی مصیبت میں مبتلا کردے گی۔ لہٰذا مرزا طاہر کو چاہیئے کہ وہ ایسی شر انگیزی سے اجتناب کرے۔

بقیہ: اے مسلمان ہوش میں آ

فرار ہوا۔ اور وہاں بیٹھ کر یہ مسلسل اسلام اور ملک کے خلاف حملے کر رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی، ملک، اسلام، اور قرآن کے باغی ہیں۔ باغیوں کو کیفر کردار تک پہنچانے کی بجائے ان کو اپنے اوپر مسلط کرنا اور مستزاد یہ کہ ان سے محبت رکھنا یہ کہاں کا انصاف ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں کتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ڈگریاں لئے گھوم رہے ہیں۔ بیگمان کو ملازمت نہیں ملتی لیکن یہ ننگ وطن، ننگ دین، ملک کی بڑی بڑی کلیدی پوسٹوں پر براجمان ہیں۔

جبکہ ان قادیانی غداروں کی حالت یہ ہے کہ وہ اپنے کارخانوں، اداروں میں صرف اور صرف قادیانیوں کو ملازم رکھتے ہیں۔ اگر اکا دکا کہیں بھولے، بھالے مسلمانوں کو ملازم رکھا ہے تو محض اس لئے کہ یہ دیر یا سویر ہمارے جال میں پھنس جائے گا۔

اس سلسلے میں ہم بہت سے قادیانی اخبار و جرائد میں سے شواہد پیش کر سکتے ہیں فی الحال قادیانیوں کے آرگن روزنامہ الفضل ربوہ اشاعت یکم اگست ۱۹۹۱ء کے آخری صفحہ پر ایک قادیانی فرم کی طرف سے ایک اشتہار برائے ملازمت شائع ہوا۔ جس کو ہم یہاں من و عن نقل کر رہے ہیں۔

"ضرورت برائے ملازمین"

وازیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان فیصل آباد کو درج ذیل کوائف کے حامل ملازمین کی ضرورت ہے خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع۔ یا صدر حلقہ کی تصدیق سے مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۱ء تک روانہ کردیں اور انٹرویو کے لئے مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۹۱ء کو صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک رہائش گاہ پر تشریف لائیں

ڈائریکٹر وازیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان فیصل آباد

اس اشتہار سے ظاہر ہے کہ جو ملازمت ملے گی وہ قادیانی ضلعی امیر یا صدر حلقہ قادیانی کی تصدیق سے ملے گی لہٰذا ظاہر ہے کہ یہ دونوں کسی مسلمان کو ملازمت ہرگز نہیں دیں گے۔

جب قادیانی لوگ اپنے اداروں، اپنی کمپنیز میں صرف اور صرف انہی کو ملازمت دیتے ہیں جنہوں نے اپنے گلے میں قادیانیت کا طوق ڈالا ہوا ہے۔ حکومتی اور نجی اداروں کو چاہئیے کہ وہ قادیانیوں کے ساتھ وہی طور طریقہ اختیار کریں جو وہ ہمارے ساتھ کرتے ہیں ان کو کسی بھی ادارے میں ہرگز ہرگز ملازم نہ رکھیں۔

امیر المومنین سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اتباعِ سنت

از: مولانا محمد اسلم، ہارون آباد

پہلا واقعہ اسوۂ رسولؐ کے ساتھ محبت و متابعت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ چونکہ بچپن ہی سے رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے۔ اس لئے ان کی زندگی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا پرتو پڑنا ضروری تھا پھر چونکہ شب و روز کی معیت تھی اور خلوت و جلوت کے محرم راز تھے، اس لئے ہر چیز میں پختگی تھی۔ رسوخ تھا۔ ان کے سامنے حضورؐ کی زاہدانہ گھریلو زندگی بھی تھی۔ جو سادہ ہونے کے ساتھ ہر تکلف سے بری تھی۔ حضرت علیؓ پر اس زاہدانہ زندگی کا پورا پورا پرتو تھا یہاں تک کہ عہد خلافت میں بھی اس میں کوئی فرق نہ آیا۔ موٹا جھوٹا لباس روکھا پھیکا کھانا جو ان کا حضورؐ کے وقت میں تھا آخر وقت تک رہا۔

ایک دفعہ عبداللہ بن زریر نامی ایک بزرگ کیساتھ شریک طعام تھے دستر خوان پر کھانا معمولی اور سادہ تھا انہوں نے پوچھا امیر المومنین کیا آپ کو پرندے کے گوشت کا شوق نہیں؟ فرمایا ابن زریر خلیفہ وقت کو مسلمانوں کے مال سے صرف دو پیالیوں کا حق ہے۔ ایک خود کھائے اور اہل و عیال کو کھلائے۔ دوسرا خلق خدا کے سامنے پیش کرے۔

دوسرا واقعہ:۔ حضرتؓ کی زاہدانہ زندگی کی حد یہ تھی کہ ایک دفعہ منبر پر خطبہ دیتے وقت فرمایا کہ میری تلوار کا کون خریدار ہے؟ خدا کی قسم! اگر میرے پاس ایک تہبند کی قیمت ہوتی تو اس کو فروخت نہ کرتا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا امیر المومنین میں تہبند کی قیمت قرض دیتا ہوں۔

(ازالۃ الخفاء)

تیسرا واقعہ:۔ حضرت علیؓ نے کرتا پہنا پھر فوراً متوازن منگا کر آدھی آستینیں اس کی کاٹ دیں کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ کیا کیا؟ فرمایا کہ کرتا پہن کر اپنی نظر میں اچھا معلوم ہوا میں نے اس کو بدشکل کر دیا تا کہ برا لگنے لگے۔ (اشاعت عبرت)

چوتھا واقعہ:۔ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو معرکۂ قتال میں پچھاڑا اور ذبح کا ارادہ کیا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ اس کم بخت نے آپ کے چہرۂ مبارک پر تھوکا اب چاہئیے تھا کہ حضرت علیؓ اس کو فوراً ہی ذبح کر ڈالتے۔ مگر تھوکنے کے بعد آپ فوراً اس کے سینے پر سے کھڑے ہو گئے۔ اور فوراً اسے چھوڑ دیا۔ وہ یہودی بڑا متعجب ہوا اور حضرت علیؓ سے اس کی وجہ پوچھی کہ اگر آپ نے مجھ کو کافر سمجھ کر قتل کرنا چاہا تھا تو تھوکنے پر کیوں رہا کر دیا؟ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اول جب میں نے تجھ پر حملہ کیا تو اس وقت بجز رضائے حق کے مجھے کچھ مطلوب نہ تھا۔ اور جب تو نے مجھ پر تھوکا تو مجھے غصہ اور جوش انتقام پیدا ہوا میں نے دیکھا کہ اب میرا تجھے قتل کرنا محض خدا کے لئے نہ ہوگا۔ بلکہ اس میں نفس کی بھی آمیزش ہوگی۔ اور میں نے نہ چاہا کہ نفس کیلئے کام کر کے اپنے عمل کو ضائع کروں اس لئے تجھے رہا کر دیا وہ یہودی فوراً مسلمان ہو گیا اور سمجھ گیا کہ واقعی یہی مذہب حق ہے جس میں شرک سے اس درجہ نفرت دلائی گئی ہے کہ کوئی کام نفس کے لئے نہ کرو۔ بلکہ محض خدا کے لئے ہر کام کرو۔ دوستی اور دشمنی میں بھی نفس کی آمیزش سے روکا گیا ہے۔

حضرت علیؓ نے ایک بار اپنے غلام کو پکارا۔ وہ نہ بولا۔ پھر آپؓ نے دوبارہ سہ بارہ پکارا۔ پھر بھی وہ نہ بولا۔ آخر آپ خود اس کے پاس تشریف لے گئے تو دیکھا وہ بیٹھا ہوا ہے۔ آپؓ نے فرمایا! کہ تو نے سنا نہیں؟ اس نے عرض کیا سنا تو تھا۔ آپؓ نے پوچھا کہ پھر جواب کیوں نہیں دیا؟ اس نے عرض کیا کہ مجھ کو یہ خوف تو تھا ہی نہیں کہ آپ ماریں گے اس لئے سستی کر گیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے لِلّٰہ تجھے آزاد کیا۔

پانچواں واقعہ شیر خدا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا انکسار

ایک دفعہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پیش کیا۔ آپؓ اس کا جواب دے رہے تھے کہ حاضرین مجلس میں سے ایک شخص بول پڑا۔ اے ابوالحسن! آپ جو کچھ فرما رہے ہیں اس سے یہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔ حیدر کرار نے اس کی بات نہایت تحمل کے ساتھ سنی اور فرمایا کہ اچھا تیرے خیال میں اس مسئلہ کا کیا حل ہے؟۔ اس آدمی نے اپنی رائے ظاہر کی اور شاہ مردان نے اس کا جواب پسند فرمایا اور فرمایا کہ ہاں اس کا یہی حل بہتر ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ باب علم تھے اور دین دنیا کے بادشاہ تھے۔ لیکن انہوں نے ایک دوسرے آدمی کا مشورہ خندہ پیشانی سے قبول کر لیا کوئی اور بادشاہ ہوتا تو اس کو دھکے مار کر اپنی مجلس سے نکال دیتا ۔

بیچ راکہ پندار در سر بود۔
مپندار ہرگز کہ حق بشنود۔

جس کے سر میں غرور ہے۔ ہرگز خیال نہ کر کہ وہ حق بات سنے گا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ایک مہمان نہ آنے پر رونا

روایت ہے کہ ایک روز حضرت علی المرتضیٰ رضؓ روئے لوگوں نے رونے پر پوچھا؟ آپؓ نے فرمایا کہ سات روز سے میرے یہاں کوئی مہمان نہیں آیا مجھے ڈر ہے کہ خدا نے کہیں مجھے ذلیل تو نہیں کیا۔ (قصص الاولیاء، ص ۴۲۷)

چھٹا واقعہ فرمانِ نبوی کے امتثال

کی خاطر مرغوبات کا ترک

بعض روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سر میں بال گیسو کی طرح تھے۔ لیکن محض اس وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ان کو معلوم ہوا کہ ہر بال کے نیچے جنابت کا اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا جنابت کے غسل میں اگر کوئی شخص ایک بال کی جڑ کو بھی چھوڑ دے گا تو اس کو دوزخ میں ایسا ایسا عذاب دیا جائے گا۔ تو حضرت علیؓ نے سر کے بال منڈوا دیئے۔ اور فرمانے لگے کہ اسی فرمان کے باعث میں نے اپنے سر کے ساتھ دشمنی کی یعنی اس ڈر سے کہ گیسو کی وجہ سے کہیں کسی بال کی جڑ تر ہونے سے رہ جائے۔ مستحقِ وعید نہ ہو جاؤں، سر کے بال اتروا دیئے تاکہ یہ خطرہ ہی نہ رہے۔ (ابو داؤد)

رسولؐ کے مشن کیلئے مرمٹنے کا جذبہ

یوں تو ہر صحابہ دعوتِ حق کا جانباز سپاہی تھا۔ لیکن کچھ مخصوص صحابہ ایسے بھی تھے جو اس دعوت کی اشاعت کے باب میں خصوصی لگن رکھتے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے محاسن اخلاق میں یہ باب بہت روشن تھا اور خصوصی امتیاز کا شرف رکھتا تھا۔

حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ اس باب میں حضرت علیؓ کا یہ حال تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم۔

کیا اگر محمد رسول اللہ مرگئے یا مارے گئے تو الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟

خدا کی قسم! جب اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہدایت سے نوازا تو اس کے بعد ہم پیٹھ پھیر یں گے۔ خدا کی قسم! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا یا آپؐ شہید کئے گئے تو جس دعوت حق کے لئے آپ جنگ کرتے تھے ہم بھی اسی پر ثابت قدم رہیں گے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ایک یہودی کا واقعہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زرہ چوری ہو گئی ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کے پاس زرہ دیکھی آپؓ اس کو شناخت کر لیا کہ زرہ میری ہے اگر چاہتے تو آپ امیر المومنین تھے اس سے زرہ جبراً لے لیتے اس بیچارہ کا وجود ہی کیا تھا مگر آپؓ نے ایسا نہیں کیا باقاعدہ قاضی شریح کے یہاں دعویٰ کیا یہ قاضی بھی ظاہر ہے کہ آپ ہی کے محکوم تھے قاضی نے شہادت طلب کی کہ آپ شہادت قائم کریں کہ یہ زرہ آپ کی ہے آپ نے اپنے بیٹے حسنؓ کو اور ایک آزاد شدہ غلام قنبر کو شہادت کے لئے پیش کیا قاضی نے عرض کیا کہ غلام کی شہادت معتبر ہے۔ مگر بیٹے کی شہادت باپ کے حق میں قبول نہیں اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور قاضی شریح میں اختلاف تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ بیٹے کی شہادت کو جائز سمجھتے تھے قاضی اس کے خلاف تھے جب آپ اور کوئی شہادت پیش نہ فرما سکے قاضی نے آپ کے خلاف فیصلہ کر دیا اور وہ زرہ یہودی کو دلوا دی آپ وہاں سے نہایت خوش خوش چلے گئے اس یہودی نے دیکھا کہ باوجود امیر المومنین ہونے کے اور ہر قسم کی قوت کے ان پر کوئی اثر مقدمہ کے ہارنے کا نہیں ہوا یہی دلیل ہے اس مذہب کے

باقی صـ۲۶ پر

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ — ایک کتب خانہ ایک مکمل لائبریری

از:- سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی مرحوم

گذشتہ سے پیوستہ

حضرت شاہ صاحبؒ کی وفات کے موقعہ پر جامع مسجد دہلی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ اس موقع پر حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ نے جو فاضلانہ اور عالمانہ تقریر ارشاد کی تھی وہ ہم قارئین کی خدمت میں ہدیۂ نظر کرتے ہیں۔ اس اجتماع کی صدارت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحبؒ مرحوم نے فرمائی تھی۔ (ادارہ)

یہ کہا کرتا تھا کہ ذریت کا تعلق تو لڑکے کی اولاد سے ہوتا ہے۔ اگر رسول اللہؐ کا کوئی بیٹا ہوتا تو بے شک اس کی اولاد ذریت رسولؐ ہو سکتی تھی۔ حضرت فاطمہؓ کی اولاد کو ذریت رسولؐ کہنا غلط ہے۔ اسی لغو اور فاسد خیال کی بنا پر اس نے سینکڑوں علماء اور صلحاء کو قتل کر دیا تھا۔

حضرت شعبی کا واقعہ

حسن اتفاق دیکھیے اسی زمانہ میں ایک بزرگ علامہ شعبی بھی تھے جو اپنے عہد کے بہت بڑے تابعی بھی تھے۔ ان کے متعلق بھی یہ مشہور تھا کہ وہ سیدنا حسینؓ کو ذریت رسولؐ کہتے ہیں۔ آل ظالم نے ان کو بھی گرفتار کر لیا اور جب وہ دربار میں اس موذی کے سامنے پیش ہوئے تو اس نے سخت غصے کے لہجے میں ان سے کہا کہ کیا تم حسنؓ اور حسینؓ کو ذریت رسولؐ کہتے ہو؟ انہوں نے کہا بے شک، اس نے کہا اچھا اس بات کو قرآن سے ثابت کر دو، ورنہ کھانا کھانے سے پیشتر تم کو قتل کرا دوں گا۔ اور دیکھو وہ آیت "ندع ابناءنا وابناءکم" نہ پڑھنا اس کا مطلب ہم تم سے زیادہ جانتے ہیں۔

اہل باطل اور گمراہ لوگوں کا ہمیشہ قاعدہ رہا ہے کہ یہ بدبخت حدیث کو چھوڑ کر قرآن سے دلیل مانگا کرتے ہیں اور اس خبیث نے تو یہ کیا کہ قرآن کی بھی ایک آیت کو مستثنیٰ کر دیا اور آیت مباہلہ جو اس بارے میں بالکل صاف تھی اس سے ان کو استدلال کرنے کو منع کر دیا۔ جب اس نے اس آیت کے علاوہ ان سے استدلال طلب کیا تو حضرت شعبی نے بے ساختہ و تلاوت کا رکوع پڑھنا شروع کیا اور اس کی رکوع کی یہ آیت کلاً ھدینا ونوحاً ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمان و ایوب ویوسف وموسیٰ وھٰرون وکذلک نجزی المحسنین وزکریا ویحییٰ وعیسیٰ والیاس کلٌّ من الصلحین ط یہ پوری آیت پڑھی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ نبیوں کا ذکر فرمایا ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کو بھی ذریت نوح میں شمار کیا گیا ہے۔ حضرت شعبی نے آیت پڑھ کر فرمایا اگر حضرت عیسیٰؑ جو مریمؑ کی اولاد ہیں اور جن کا باپ کوئی نہیں ہے، ایک عورت کے بطن سے پیدا ہو کر حضرت نوحؑ کی ذریت ہو سکتے ہیں تو امام حسنؓ اور امام حسینؓ فاطمہؓ کے بطن سے پیدا ہو کر رسول اللہؐ کی اولاد کیوں نہیں ہو سکتے۔ حجاج یہ سن کر دنگ رہ گیا اور کہنے لگا۔ "خدا کی قسم میں نے تو آج تک اس آیت پر غور ہی نہیں کیا۔ شعبی اگر تم کہو تو تم کو کسی بڑے عہدے پر فائز کر دیا جائے۔" علامہ شعبیؒ نے فرمایا "اس سے زیادہ میری کوئی خواہش نہیں ہے۔"

سعید بن جبیرؒ

حجاج نے اپنے مظالم کے آخری دور میں ایک دوسرے تابعی حضرت سعید بن جبیرؒ کی گرفتاری کا حکم صادر کیا اور سپاہیوں کا ایک دستہ روانہ کیا تاکہ سعید بن جبیرؒ کو گرفتار کر کے پیش کیا جائے۔ سپاہی جب روانہ ہوئے تو ان کو طلاق و عتاق کی قسمیں دلائی گئیں۔ یہ لوگ گئے اور حضرت جبیرؒ کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔ سپاہیوں نے سعید سے معذرت کی اور اپنی مجبوری کا اظہار کیا لیکن سعید خوشی خوشی ان کے ہمراہ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک راہب کا صومعہ تھا جہاں سپاہیوں نے منزل کی اور سعید سے اصرار کیا کہ وہ رات کو صومعہ میں رہیں کیونکہ وہاں شب کے وقت شیر آیا کرتا تھا لیکن سعید نے صومعہ میں پناہ لینے سے انکار کر دیا اور سپاہیوں سے وعدہ کیا کہ مجھ سے اطمینان رکھو میں جاؤں گا نہیں۔ سپاہی رات کو صومعہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ اور سعید صومعہ سے باہر رات بھر نماز پڑھتے رہے۔ رات کو شیر آیا اور سعید بن جبیر کے تلوے چاٹتا رہا۔ سپاہیوں نے بھی دروازے میں سے یہ واقعہ دیکھا صبح کو تمام سپاہی سعید بن جبیر کی انتہائی خوشامد کرنے لگے اور اپنا قصور معاف کرانے کی خواہش ظاہر کی۔ سعید بن جبیر نے فرمایا تمہارا کیا قصور ہے مجھے

تو شہید ہونا ہے۔ ہاں اتنا بتا دیتا ہوں کہ میرا قتل آخری قتل ہوگا میرے بعد حجاج کسی اور بے گناہ کو قتل نہ کر سکے گا۔ بہرحال سعید بن جبیر حجاج کے قلعہ میں پہنچے اور حجاج کو اطلاع دی گئی کہ ملزم حاضر ہے حجاج نے سعید کو اپنے روبرو پیش کرنے کا حکم دیا اور نہایت خشم آلود لہجے میں دریافت کیا کہ تیرا نام کیا ہے؟ سعید نے جواب میں کہا "سعید بن جبیر" حجاج نے کہا نہیں بلکہ "شقی بن کُسَیر" سعید نے فرمایا میری ماں میرا نام تجھ سے زیادہ جانتی ہے یعنی نام تو اصل میں وہی ہے جو میری ماں لیا کرتی تھی کیونکہ اس نے ہی نام رکھا تھا اور وہی میرا نام خوب جانتی ہے۔ اس پر حجاج نے غصہ میں کہا تو بھی بدنصیب اور تیری ماں بھی شقی، سعید بن جبیر نے فرمایا: غیب کا علم کسی اور ہی کو ہے وہی خوب جانتا ہے کہ شقی کون ہے اور سعید کون ہے؟ حجاج نے کہا میں تجھ کو دنیا سے اب بھڑکتی ہوئی آگ میں روانہ کرتا ہوں۔ سعید نے فرمایا اگر میں سمجھتا کہ آگ میں بھیجنا تیرے قبضے میں ہے تو شاید تجھ کو معبود بنا لیتا۔ حجاج نے کہا محمد ﷺ کے متعلق تیری کیا رائے ہے؟ سعید نے فرمایا وہ نبی رحمت ہیں۔ حجاج نے کہا علی کے متعلق کیا کہتا ہے؟ وہ جنت میں ہیں یا دوزخ میں؟ سعید نے فرمایا! میں نہ جنت میں گیا ہوں نہ دوزخ میں، مجھ کو کیا معلوم کہ جنت میں کون ہے اور دوزخ میں کون۔ حجاج نے کہا خلفاء کے متعلق تیری کیا رائے ہے؟ سعید نے فرمایا میں ان پر داروغہ نہیں ہوں۔ حجاج نے کہا اچھا ان سب میں تیرے نزدیک اچھا اور عمدہ کون ہے؟ سعید نے فرمایا اس کا علم اس کو ہے جو ہر ڈھکی چھپی چیز کو جانتا ہے۔ حجاج نے کہا کہ میں نے سنا ہے تو ہنستا نہیں کرتا، سعید نے فرمایا جو شخص مٹی سے بنا ہے اور پھر مٹی کو آگ میں داخل ہونا ہے، وہ کیا ہنسے گا؟

حجاج نے ان کے سامنے آلات لہو ولعب پیش کیے، اس پر سعید بن جبیر کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ حجاج نے کہا سعید تیرے لیے خرابی ہو سعید نے فرمایا خرابی تو اس کے لیے ہے جو جنت سے محروم رہا اور دوزخ میں داخل کیا گیا۔ حجاج نے کہا سعید تجھ کو کس طرح قتل کیا جائے اور تو کون سے طریقہ قتل کو پسند کرتا ہے۔ سعید نے فرمایا، یہ مجھ سے دریافت کرنے کی بات نہیں ہے تو جس طرح مجھ کو قتل کرے گا خدا تعالیٰ اسی طرح تجھ کو قتل کرے گا لہٰذا تو خود طریقہ قتل پسند کر جو طریقہ تجھ کو پسند ہو اسی طرح مجھ کو قتل کر دے۔ حجاج نے کہا میں چاہتا ہوں تجھ کو معاف کر دوں، سعید نے فرمایا اگر یہ معاف کرنا اللہ کی جانب سے ہو تو میں اس کو قبول کرتا ہوں، اور اگر تیری طرف سے ہو تو مجھ کو قبول نہیں۔ حجاج نے جلاد کو حکم دیا کہ لے جاؤ اس کو قتل کر دو۔ سعید کو جلاد لے کر جب دروازہ پر پہنچا تو سعید ہنس پڑے۔ حجاج نے کہا اس کو لوٹا کر لاؤ۔ جب دوبارہ حاضر کیے گئے تو حجاج نے دریافت کیا تم کیوں ہنسے؟ سعید نے فرمایا، تیری جرأت اور اللہ کے حلم پر مجھ کو ہنسی آگئی۔ حجاج نے حکم دیا ہمارے سامنے اس کو قتل کر دو، چنانچہ آپ قبلہ رخ ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ کل نفس ذائقة الموت اِنِّی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین

حجاج نے کہا اس کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دو، چنانچہ سعید کا منہ قبلہ کی جانب سے پھیر دیا گیا اس پر سعید نے فرمایا "ولله المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه الله۔ حجاج نے حکم دیا اس کا منہ اوندھا کر دو اور اوندھا کر کے زمین پر لٹا دو۔ اس پر سعید نے کہا۔ منها خلقنکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة" اخریٰ" چنانچہ حجاج لاچار ہو گیا اور اس نے قتل کا حکم دے دیا۔ سعید بن جبیر نے کلمۂ شہادت پڑھا اور شہید ہو گئے۔

حضرت حسن بصری کو جب سعید بن جبیرؒ کی شہادت کا علم ہوا تو بہت روئے اور فرمایا اللھم انت رقیب علی فاسق شقیف واللہ لو ان اھل المشرق والمغرب اشترکوا فی قتلہ لاکبھم اللہ فی النار ط

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سعید بن جبیر اس مرتبہ کے آدمی تھے کہ اگر ان کو اہل مشرق و مغرب مل کر بھی قتل کرتے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو منہ کے بل دوزخ میں ڈال دیتا۔ اس واقعہ دلخراش کے بعد حجاج زیادہ نہ جی سکا اور مر گیا۔

امیر المومنین عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کو خواب میں دیکھ کر حالت دریافت کی تو حجاج نے کہا ہر مقتول کے بدلہ میں ایک ایک مرتبہ قتل کیا گیا لیکن سعید بن جبیرؒ کے قتل کی پاداش میں ستر مرتبہ قتل کیا گیا ہوں۔ علامہ دمیری نے اس قصہ کو نقل کر کے شبہ کیا کہ سعید بن جبیر تابعی تھے، ایک تابعی کے قتل کی پاداش میں ستر مرتبہ قتل کیوں کیا گیا؟ حالانکہ یہ صحابہ کو بھی قتل کر چکا تھا۔ جیسا کہ عبداللہ بن زبیرؓ کو صراحتاً اور عبداللہ بن عمرؓ کو کفایۃً واشارۃً۔

شبہ کی وجہ یوں سمجھیے کہ صحابہ کے قتل کے سلسلہ میں تو صرف ایک مرتبہ قتل ہو۔ حالانکہ صحابی کا مرتبہ تابعی سے افضل ہے اور اس شبہ کا جواب دمیری نے یہ دیا کہ سعید بن جبیر کو جس وقت قتل کیا گیا اس وقت سعید کی مثل مسلمانوں میں کوئی شخص موجود نہیں تھا اور دوسرے حضرات کے قتل کے وقت اور حضرات موجود تھے جو کم و بیش مرنے والوں کی جگہ پُر کر سکتے تھے۔

حاصلِ کلام

آپ حضرات معاف کیجئے میری تقریر طویل ہو گئی یہ تو ضمنی طور پر آ گیا اور یہ آیا بھی کیوں صرف اس لیے کہ قحط الرجال اور فقدانِ باکمال کے عہد میں شخصِ واحد کی موت ہزاروں اور لاکھوں کے برابر ہو جاتی ہے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب کی موت ایسے دور کی موت ہے جن کے بعد ان کا مثل اور جانشین کوئی نہیں ہے۔ سب سے بڑی وجہ رنج والم یہ نہیں کہ شاہ صاحب کی وفات کیوں ہو گئی؟ شاہ صاحب تو بہرحال یہاں سے زیادہ آرام و آسائش میں تشریف لے گئے، وہ اب بہترین زندگی میں ہیں، من عمل صالحاً من ذکر او انثیٰ وھو مومن"

قادیانی اُمت کے متعلق اقبالؒ کی رائے

مفکر اسلام، شاعر مشرق، حکیم الامت ڈاکٹر علامہ اقبال

اس نتیجہ پر پہنچے اور اس کی تبلیغ کرتے رہے

کہ

۱۔ قادیانیت یہودی مذہب کا چربہ ہے۔
۲۔ ظل بروز حلول مسیح موعود کی اصطلاحات غیر اسلامی ہیں۔
۳۔ قادیانی گروہ وحدت اسلامی کا دشمن ہے۔
۴۔ قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ ہیں۔
۵۔ مرزا غلام احمد کے نزدیک ملت اسلامیہ سڑا ہوا دودھ ہے۔
۶۔ حکومت کو چاہیئے کہ قادیانیوں کو اقلیت تسلیم کرے۔
۷۔ مسلمان قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبہ میں حق بجانب ہیں۔
۸۔ شریعت میں ختم نبوت کے بعد مدعی نبوت کاذب اور واجب القتل ہے۔

خلاصہ از حرف اقبال

فلنحیینہ حیوۃً طیبۃً کا سوال شاہ صاحب کا نہیں ہے سوال تو اپنی حرماں نصیبی کا ہے جو چیز کہیں نہیں ملتی تھی، جو مسئلہ تلاش کرنے سے دستیاب نہیں ہوتا تھا جو واقعہ کتب کی ورق گردانی سے میسّر نہ ہوتا تھا، وہ شاہ صاحب کے حافظہ کے "کتب خانہ" میں مل جاتا تھا۔

شاہ صاحب کا سیاسی عقیدہ

دورِ حاضر کی سیاست کا جہاں تک تعلق ہے اور عہد حاضر میں آزادیٔ وطن اور آزادیٔ ہندوستان کا جہاں تک سوال ہے کون نہیں جانتا کہ اس میں شاہ صاحب کا وہی مسلک تھا جو عام طور پر اپنے اکابر کا مسلک رہا ہے۔ وہ باوجود اس ضعف و ناتوانی کے بھی جیل جانے کے لیے آمادہ تھے۔ انہوں نے لاہو میں ایک دفعہ لاٹن والی مسجد میں علماء کو خطاب کرکے فرمایا تھا "کچھ کرلو، یہ وقت بار بار نہیں آتا۔ میں علماء سے کہہ رہا ہوں تم کو تو روٹی بھی دین کے نام پر ملتی ہے۔ دین کے لیے تم بھی کچھ کرو۔ میں اس قدر ضعیف ہوگیا ہوں کہ اب ضعف کی وجہ سے چلنا پھرنا بھی مجھ کو مشکل ہوگیا ہے لیکن اس ضعف و توانائی کے باوجود بھی میں جیل جانے کے لیے تیار ہوں"۔

ان الفاظ سے شاہ صاحب کی جرأت و ہمت اور آزادیٔ وطن کے جذبہ کا بہ آسانی حال معلوم ہوسکتا ہے۔ حضرت مفتی صاحب کو جو خط شاہ صاحب نے جیل میں لکھا ہے جب آپ اس کو سنیں گے تو اس امر کا خود اندازہ لگائیں گے کہ حضرت شاہ صاحب (اس زمانہ کی) کانگریس کے کس قدر حامی تھے اور ملک کی موجودہ تحریک سے مرحوم کو کس قدر دلچسپی تھی؛ اس سنگلاخ اور پتھریلی راہ میں ان کا وہی نظریہ تھا جو ان کے اکابر کا تھا اور بالخصوص جو حضرت شیخ الہند کا ہے۔

نمک کی تحریک

آپ حضرات کو یاد ہوگا کہ جب گاندھی جی نے نمک کے قانون کی سول نافرمانی شروع کی تھی تو لوگوں نے مذاق شروع کردیا تھا۔ بالخصوص مسلمان تو اس تحریک کا بہت ہی مذاق اڑاتے تھے اور بعض نے اس تحریک کا نام "نمکین سول نافرمانی" رکھ دیا تھا مسلم اخبارات جو ملکی تحریکات سے علیحدہ تھے انہوں نے اس تحریک پر سوقیانہ پھبتیاں بھی اڑائی تھیں لیکن حضرت شاہ صاحبؒ نے اس زمانہ میں یہ اعلان کیا تھا کہ مذہب اسلام میں نمک مباح الاصل ہے جیسا کہ ہوا، پانی اور خود رو گھاس شاہ صاحبؒ کے اس اظہار خیال پر اکثر حضرات بہت کچھ چراغ پا ہوئے تھے اور بعض احباب نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ آج جب گاندھی جی نے نمک کی سول نافرمانی شروع کی ہے تو شاہ صاحب کو بھی نمک کی روایت مل گئی حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ اس قسم کے اعتراضات نہایت لغو اور مہمل تھے اور یہ اعتراضات وہی لوگ کرتے تھے جو نہ مذہب سے واقفیت رکھتے تھے اور نہ جن کو تہذیب و دیانت سے کوئی حصہ ملا ہے۔

شاہ صاحب کا کسی مسئلہ کو ضرورت کے موقع پر بیان فرمانا یا اس کو ظاہر کردینا یہ قابل تحسین و قابل تشکر و اطمینان تھا۔ مسلمانوں کو اس پر خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔ آج دنیا کے عقلاء جس چیز کی خوبی کو سمجھتے ہیں الحمد للہ مقدس مذہب اسلام میں وہ چیز چودہ سو برس پہلے موجود تھی۔ نمک کے ٹیکس کی خرابی اور نمک کے ٹیکس کو ظلم بتانے والے اور اس کے خلاف جدوجہد کرنے والے آج پیدا ہوئے لیکن مذہب اسلام کی حق پرستی اور انصاف کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ چودہ

باقی صـ ۲۶ پر

قرآن کریم اور منکرین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

از: مولانا محمد سالم صاحب قاسمی مراد آباد

جس طرح زبردست زلزلہ آنے سے اس علاقہ کا زمینی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے بلند و بالا فلک بوس عمارتیں حرف غلط کی طرح مٹ جاتی ہیں، وہاں کی سرسبزی و شادابی ویرانی خوش حالی زبوں حالی سے یکسر تبدیل ہو جاتی ہے، اور ہر چہار جانب کھنڈرات نظر آتے ہیں بالکل اسی طرح آج سے ساڑھے چودہ سو برس قبل سرزمین عرب کے معاشرہ میں انسانیت سوز زلزلہ آچکا تھا انسانی سوسائٹی کا نظام مکمل تباہ برباد ہو چکا تھا، قتل و غارت گری کے خونچکاں واقعات اس سماج کی فطرت ثانیہ بن چکے تھے اخوت و ہمدردی عنقا بن چکی تھی۔ یہ حالت زار صرف ریگزار عرب ہی کی نہ تھی بلکہ روم و ایران جیسی عظیم سلطنتوں میں بھی اخلاقی اقدار بری طرح سے پامال ہو رہے تھے، ایسے پراگندہ اور تیرہ و تار ماحول میں رب کائنات نے حضرت انسان کی رشد و ہدایت کے لئے اس کی فلاح یابی اور دائمی کامرانی و کامیابی کے لئے پیکر رشد و ہدایت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

آپ کی تصدیق کو شرط ایمان اور آپ کی اتباع کو واجب قرار دیا، مزید برآں آپ کو ایک آفاقی، لافانی سراپا ہدایت والی کتاب یعنی قرآن کریم عطا فرمایا۔ اور آپ کو اس مجسم نمونہ ہدایت کے لئے مبلغ بنایا۔ بعثت محمدی کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے عرب میں ایک عظیم انقلاب بپا ہوا ایسا مہذب انقلاب جس کی نظیر و مثال دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملتی یہ وہی باشندگان عرب تھے جن کے نزدیک خونریزی ان کی دلی تسکین کا بڑا ذریعہ تھی۔ آج ان کی یہی خصلت باہمی محبت و مودت اور اخوت سے یک لخت تبدیل ہو گئی۔ جو اپنے خالق حقیقی سے ناآشنا تھے۔ وہی پکے موحد توحید پرست بن گئے۔ ظلم و زیادتی جن کا شیوہ تھا وہی پیکر عدل و انصاف بن گئے۔ جن کی استبداریت سے پاکدامنی اور انصاف پرستی کی دنیا نے قسم کھائی، جن کے تقویٰ و تقدس پاکیزگی و طہارت، خدا ترسی و بے نفسی، ایثار و ہمدردی اور انسانیت دوستی پر رہتی دنیا تک کیلئے آفتاب نصف النہار شاہد عادل ہے، یہ انقلاب کیوں آیا یہ حیرت انگیز تبدیلی کیسے آئی؟ ایک معمولی سی بصیرت رکھنے والا شخص بھی اس کے جواب میں بلا تامل کہہ سکتا ہے کہ کو ایک کو ایک پر پھر اس پر ڈھیر کر دے اکٹھا پھر ڈال دے اس کو دوزخ میں، وہی لوگ ہیں نقصان میں۔

ان ملحدین نے احکام اسلام سے گلو خلاصی کے لئے ہر اس چیز کو راستہ سے ہٹایا، جو ان کی خواہشات نفسانی کے راستہ میں حائل و مانع بن سکتی تھی چنانچہ انھوں نے اپنے راستہ کی سب سے بڑی رکاوٹ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا۔ لہٰذا ہر طرح کے تیر و نشتر اس آزمائے اور ہر ممکن طریقے سے مجروح کرنا چاہا۔ کہیں اس کی حجیت پر اشکال تو کہیں اس کی تشریعی حیثیت پر اعتراض، کبھی تو کہہ دیا کہ ہدایت کے لئے صرف قرآن کریم کافی ہے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت نہیں! قرآن جب جامع ترین کتاب ربانی ہے تو مزید کسی وضاحت کی الگ سے ضرورت نہیں۔ اور اس خواہش نفسانی کے دلدادہ گروہ پر جب زبان دانی کا بھوت سوار ہوا تو کہنے لگے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور ہر ماہر عربیت اس کو خود سمجھ سکتا ہے، علوم قرآنیہ کے لئے آخر حدیث کی کیا ضرورت ہے جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اور بندوں کے درمیان واسطہ اور سفیر ہیں تو پیغام خداوندی پہنچانے کے بعد آپؐ کے قول و فعل کی کیا حاجت ہو

منکرین حدیث رسول ﷺ کا یہ فتنہ کوئی نیا نہیں ہے بلکہ اگر غور کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس فتنے کے بانی سبائی ملحدین و زنادقہ کے علاوہ غالی قسم کے شیعہ ہیں، حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی مشہور معروف کتاب مفتاح الجنۃ فی الاحتجاج بالسنۃ کا سبب تالیف تحریر فرماتے ہوئے لکھا ہے۔

ان زندیقا رافضیا کان یقول ان السنۃ النبویۃ والاحادیث الشریفۃ لیست بحجۃ وانما الاصل ھو القرآن الکریم۔

ایک رافضی زندیق کہتا تھا کہ سنت نبوی اور احادیث پاک دلیل شرعی نہیں ہیں۔ اصل تو صرف قرآن کریم ہے۔

مگر ہر زمانے میں ان مخالفین سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور منکرین حدیث کو اپنے منھ کی کھانی پڑی ہے ان کا ہر مکر و فریب خود ان ہی پر آن پڑا اور حق پرست، انصاف پسند کے سامنے ان کی حقیقت کھل کر سامنے آگئی اور یہ زمانہ جاہلیت کے مشہور شاعر میمون اعشیٰ ابن قیس کے

یہ سب کچھ سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات کا نتیجہ تھا، یہ مقدس انقلاب اسی لئے آیا کہ آپؐ کے متبعین نے آپ کی نورانی ہدایت پر مکمل عمل کیا، آپ کے مبارک طریقہ اور سنت پاک کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا، آپ کے معمولی سے ایماء و اشارہ پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا جس کا فطری نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ جوق در جوق مذہب اسلام میں داخل ہو گئے۔ مذہب اسلام کی خوب خوب ترقی ہوئی پرچم اسلام ہر سو لہرانے لگا۔ گلشن اسلام کی سرسبزی و شادابی ہر چہار جانب نظر آنے لگی، اور ایک مختصر سی مدت پیغام رشد و ہدایت ریگستان عرب سے نکل کر صحرائے افریقہ کے لق و دق میدان میں بھی پہنچ گیا۔ لیکن اس دنیا کو اللہ تعالیٰ نے دار الامتحان بنایا، خیر و شر کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری فرمایا، نیک بخت و بدبخت کو اپنی حکمت بالغہ سے بنایا فمنہم شقی وسعید (الآیۃ ہود ۱۰۵) ترجمہ: سو ان میں بعضے بدبخت ہیں

اور بعض نیک بخت اسی لئے کچھ ایسے بھی ازلی شقی بدبخت تھے جنھوں نے قرآن اول میں ہی ظاہری طور پر اسلام کا لبادہ اوڑھ لیا تھا جو شجر اسلام کی بیخ کنی کے لئے اوچھے سے اوچھا ہتھکنڈہ استعمال کرنے سے دریغ نہ کرتے تھے۔

یہ ملحدین اور زنادقہ کا وہ ناپاک گروہ تھا جس نے دنیاوی شوکت و حشمت اور مال و متاع کی خاطر احکام اسلام سے راہ فرار اختیار کی، اور لوگوں کا دنیا میں ہونا بھی اس لئے بھی ضروری تھا تاکہ متبعین سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تابانی دنیا دیکھ سکے، کیونکہ نور کی صحیح حقیقت اس وقت کھل کر ہر کس و ناکس کے سامنے نہ آتی، جب تک تاریکی نہ ہوتی، کسی بھی چیز کی صحیح حقیقت اس کی مد مقابل چیز سے واضح ہوتی ہے۔ متنبی نے کہا ہے۔

وندیمھم وبھم عرفنا فضلہ۔ وبضدھا تتبین الاشیاء

ترجمہ:۔ اور ہم ان کی اور دشمنوں کی مذمت کرتے ہیں اور انھیں سے ہم نے اس "ممدوح" کی فضیلت کو پہچانا، اور چیزیں اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہیں خود قرآن کریم میں ہے۔

یمیز اللہ الخبیث من الطیب ویجعل الخبیث بعضہ علیٰ بعض فیرکمہ جمیعا فیجعلہ فی جہنم اولئک ھم الخاسرون (الانفال)

ترجمہ:۔ تاکہ جدا کر دے اللہ ناپاک کو پاک سے اور رکھے ناپاک

کناطح صخرۃ یوما لیوھنھا فلم یضرھا واوھی قرنہ الوعل۔

اس شعر کا مصداق ہے۔

ترجمہ:۔ چٹان کو توڑنے کے لئے اس سے سینگ ٹکرانے والے بکرے کی طرح تو وہ اس چٹان کو نقصان نہ پہنچا سکا۔ مگر پہاڑی بکرے نے اپنا سینگ ضرور توڑ لیا، اپنے کو عامل قرآن بتانے والے یہ منکرین حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درحقیقت منکرین قرآن کریم ہیں۔

منکرین حدیث قرآن کی نظر میں

ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا (الحشر۔ ۵)۔ ترجمہ:۔ اور جو دیں تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ (نجم ۳-۴) اور نہیں بولتا اپنے نفس کی خواہش سے یہ تو حکم ہے بھیجا ہوا۔

فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا۔ النساء - ۵۹

ترجمہ:۔ پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول کے اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یہ بات اچھی ہے۔ اور بہت بہتر ہے اس کا انجام

وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیھم لعلھم یتفکرون۔ (النحل - ۴۴)

ترجمہ:۔ اور اتاری ہم نے تجھ پر یہ یادداشت کہ تو کھول دے لوگوں کے سامنے وہ چیز جو اتری ان کے واسطے تاکہ وہ غور کریں

انا انزلنا الیک الکتب بالحق لتحکم بین الناس بما ارٰک اللہ۔ (النساء - ۱۰۵)

ترجمہ:۔ بیشک ہم نے اتاری تیری طرف کتاب سچی کہ تو انصاف کرے لوگوں میں جو کچھ سمجھا دے تجھ کو اللہ۔

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ الآیہ۔ النساء - ۶۵۔

ترجمہ:۔ سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

منکرین حدیث سرکار دو عالم کی نگاہ میں

باقی صہ ۲۶ پر

قادیانی فتنہ گر

سجاد احمد خان شیروانی

آستیں کے سانپ ہیں یہ قادیانی فتنہ گر
سر جھکاتے ہیں ہمیشہ "ہندو" کے دروازے پر
باعث تخریب ہے ان کا جو اٹھتا ہے قدم
فائدہ انگریز کو پہنچے، اسی پر ہے نظر
روزِ اوّل سے یہ سب دشمن ہیں پاکستان کے
ان کے ہاتھوں سے جلے ہیں زندگی کے کتنے گھر
ارضِ ربوہ سے جنازہ ان کا اب اٹھنے کو ہے
بن گئے ہیں آج کل یہ دشمنوں کے ہم سفر
خطرہ ہے در پیش ان کے ہاتھ سے اسلام کو
سازشیں کرنے میں ہیں مصروف یہ شام و سحر
غیر سے مل کر اڑاتے ہیں ہمارا یہ مذاق
کیوں نہ کر دیں ہم بھی اٹھ کر یارو! ان کو در بدر

قادیانی کو مٹانا خدمتِ اسلام ہے
اب تو اے سجاد باقی اپنا یہی کام ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

از: محمد شفیع عمر الدین، میرپور خاص

الموت ۔ (ال عمران آیت ۱۸۵)

ترجمہ، ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے۔ ہر شخص اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ ہر لمحہ اور ہر گھڑی جو گذر رہی ہے وہ اس کی عمر کو گھٹا رہی ہے۔ اور موت کے مقررہ وقت کو قریب لا رہی ہے۔ مگر وہ دنیا کی عیش و عشرت اور لہو لعب میں اس قدر غرق رہتا ہے کہ موت اسے یاد نہیں آتی۔ آج یا کل موت اچانک آ جائے گی۔ اور اس عیش و عشرت والی زندگی کا خاتمہ کر دے گی۔ اور مرنے کے بعد قبر و قیامت کا معاملہ پیش آئے گا۔ اس دن حسرت و ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ لہٰذا زندگی غفلت میں برباد کرنے والے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ اذا مات المرء تقول الملٰئکۃ ما قدمت ویقول الناس ما خلفت (جامع الصغیر)

ترجمہ جب مرنے والا مر جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے آگے کیا بھیجا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں کہ اس نے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

چونکہ مرنے کے بعد ہر شخص کی کامیابی اور نجات کے لئے ایمان اور اعمال صالحہ درکار ہیں۔ لہٰذا فرشتے کہتے ہیں کہ اس نے اپنی نجات کے لئے کون سا سرمایہ دار العمل کے جہاں سے آگے بھیجا ہے۔ جو اس کی نجات کا ذریعہ بن سکے۔

اس کے برعکس لوگوں کی نظر دنیاوی مال و متاع اور اس کے عیش و عشرت پر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اس نے دنیا کا کون سا مال اپنے وارثوں کے لئے چھوڑا ہے۔ کہ وہ عیش و آرام کی زندگی بسر کر سکیں۔ لہٰذا ہر شخص کو غفلت چھوڑ دینی چاہیئے۔ اور آخرت میں کام آنے والے نیک اعمال کا سرمایہ آگے بھیجتے رہنا چاہیئے۔

اس ضمن میں حضرت سیدنا و مولانا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے۔

فرمایا دنیا کی زیب و زینت کی طرف ہرگز رغبت نہ کرنی چاہیئے۔ اور اس کی فانی کر و فر پر فریفتہ نہ ہونا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ سب حرکات و سکنات میں شریعت کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ اور دین اسلام کے روشن احکام کے مطابق زندگی گذارنی چاہیئے۔ اوّل اپنے عقیدوں کو اہل سنت والجماعت کے عقیدوں کے مطابق درست کرنا ضروری ہے۔

قبول فرمائے۔ اس کے بعد احکام فقہ پر عمل کرنا لازمی ہے۔ شرعی فرائض کی بجا آوری میں بہت کوشش کرنی چاہیئے۔

(ارشادات بحوالہ مکتوب ۸۲ ، دفتر دوم)

حضرت مجدد صاحب دوسری جگہ فرماتے ہیں زندگی کی مہلت بہت تھوڑی ہے۔ اگر وہ شریعت کے مطابق نہ گذاری گئی تو ہمیشہ کا عذاب اس سے وابستہ ہے۔ اس شخص کے حال پر افسوس ہے جو اس فرصت کو بے فائدہ کاموں میں ضائع کر دے۔ اور دائمی عذاب اپنے اوپر مسلط کر لے۔ (ارشادات بحوالہ مکتوب ۲۹۶ ، دفتر اوّل)

یاد رہے کہ دونوں جہانوں کی سعادت کا سرمایہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی پر منحصر ہے۔

(ایضاً مکتوب ۷۵ ، دفتر اوّل)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق سے نوازے۔

(آمین)

پپیتہ
خواص اور فوائد

ڈاکٹر علیم الرحمٰن (ایم ڈی یونانی)

انسان سے پپیتے کے تعلقات بڑے خوشگوار ہیں کم داموں پر مل جانے والا یہ پھل اپنی غذائیت اور دیگر طبی فوائد کے اعتبار سے بڑی اہمیت کا حامل ہے پپیتے کا اہم مقام پیدائش برازیل ہے، برصغیر میں پرتگیزی اسے اپنے ساتھ لائے تھے اب یہ پھل ہندوستان، بنگلہ دیش، تھائی لینڈ، فلپائن اور اطراف کے کئی ممالک میں بکثرت پیدا ہوتا ہے بعض علاقوں کا پپیتا جسامت میں بہت بڑا اور ذائقہ میں نہایت شیریں ہوتا ہے اور اس میں سے بیج کے دانے چند ہی برآمد ہوتے ہیں، پکے ہوئے پھل میں اہم غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اور بعض کا اپنی رطوبتیں بھی پورے نظام ہضم پر خوشگوار اثر ڈالتی ہیں۔ پپیتے میں لحمیات، نشاستہ، چکنائی معدنیات کے علاوہ حیاتین الف ب اور ج بھی موجود ہوتے ہیں۔

پپیتا بھوک بڑھاتا ہے کھانے کو ہضم کرتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے یہ ایسے لوگوں کے لئے زیادہ مفید ہے جنہیں قبض کی شکایت رہتی ہے۔ پپیتا مدر بول بھی ہے اور گردوں اور مثانہ کی پتھری توڑنے میں مدد دیتا ہے پپیتا کچی حالت میں بھی کئی کاموں میں لایا جاتا ہے۔ کچی پپیتا سخت گوشت گلانے کے لئے استعمال ہوتا ہے کچے پپیتے کا اچار اور چٹنی بھی بنائی جاتی ہے یہ تلی کے ورم یا اس کے بڑھ جانے پر خاص طور سے مفید ہوتا ہے۔ اس غرض سے کچے پپیتے کے ٹکڑے سرکہ میں بھگو کر رکھے جاتے ہیں اور روزانہ ایک تولہ کے قریب کھلائے جاتے ہیں۔ پیٹ کے کیڑوں کو بھی ہلاک کرتے ہیں ۔ اس کے دودھ سے داد کا علاج بھی کیا جاتا ہے کچے پپیتے کے دودھ کے داد کے مقام پر لیپ کیا جاتا ہے داد کا زخم بن جاتا ہے جبکہ زخم ٹھیک ہو جاتا ہے تاہم بہت چھوٹے بچوں، نازک مزاج لوگوں کے لئے یہ علاج مناسب نہیں ہے دیہات میں لوگ کچے پپیتے کے دودھ کو بچھو کے کاٹے پر لگاتے ہیں جس سے تکلیف رفع

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر:- اشتیاق احمد

قسط نمبر:۴

مرزا قادیانی ساری زندگی بیماریوں میں مبتلا رہا وہ مستقل دردِ سر کا مریض تھا۔ ویسے تشنج کی بیماری بھی تھی۔ دل کا مریض بھی تھا، پیشاب کی تکلیف تو ایک مدت سے تھی، اپنی کتاب میں خود لکھتا ہے کہ مجھے دن میں سو مرتبہ پیشاب آتا ہے.... سو مرتبہ پیشاب..... ذرا غور کریں..... مرزا تمام دن پیشاب کرتے رہنے کے سوا اور کیا کام کرتا ہوگا۔ مرزا کو مراق کی بیماری بھی تھی۔ مالیخولیا بھی تھا۔ مرزا کو ہسٹریا کے دورے پڑا کرتے تھے (واضح رہے کہ ہسٹریا عورتوں کا مرض ہے)

مطلب یہ کہ مرزا بیماریوں کا گھر تھا۔

○

مرزا کا حافظہ بہت کمزور تھا..... کسی سے ملاقات طے کرتا مگر بھول جاتا۔ خود مرزا لکھتا ہے، میری یادداشت اس قدر خراب ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

○

مرزا کو مٹھائیاں کھانے کا بہت شوق تھا۔ مٹھائی کھانے کے سلسلے میں مرزا کو اس بات کی بھی پرواہ نہیں تھی کہ مٹھائی کسی ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے یا مسلمان کے.... لوگ جو مٹھائی نذرانوں کے طور پر دے جاتے تھے مرزا اس میں سے بھی کھا لیتا تھا۔ ولایتی بسکٹ بھی کھایا کرتا تھا۔ سوڈا واٹر کی بوتلوں سے بھی شوق فرمایا کرتا تھا۔ کراہے پکوڑے مرزا کو بہت پسند تھے۔ مسجد میں ٹہل ٹہل کر کھایا کرتا تھا۔ سالم مرغ کا کباب بھی پسند تھا۔ گوشت کی بھنی ہوئی بوٹیاں پسند تھیں۔ پرندوں کا گوشت بھی کھاتا تھا۔ پرندوں کے گوشت کا شوربا تو بہت ہی پسند تھا۔

آپ نے نوٹ فرمایا..... کھانے پینے کا بہت شوقین تھا اور پھر مسجد میں ٹہل ٹہل کر بھی کھاتا تھا..... جبکہ بیٹھ کر کھانا سنت ہے۔

○

شروع میں مرزا مہمانوں کے ساتھ کھانے کھایا کرتا تھا۔ ان دنوں اس کے ساتھ کبھی ایک دو آدمی شریک ہو جاتے تھے۔ کبھی چھ سات ہو جاتے۔ جب پندرہ بیس آدمی کھانے کے وقت جمع ہونے لگ گئے تو گھر کے اندر تنہا کھانا کھانے لگ گیا..... گویا مہمانوں سے وحشت ہونے لگی۔

○

ایک دوست نے مرزا کو مشورہ دیا کہ پیشاب کی تکلیف کے لیے افیون مفید ہوتی ہے۔ علاج کی غرض سے افیون کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ مرزا نے یہ سن کر کہا۔

"شکریہ مہربانی: اگر میں نے افیون کھانا شروع کر دی تو ڈرتا ہوں کہ لوگ مذاق اڑائیں گے۔

اس کے بعد مرزا لکھتا ہے کہ میں نے اللہ پر بھروسہ کیا۔ یعنی افیون نہیں کھائی..... اور اللہ نے بھی مجھے ان خبیث چیزوں کے محتاج نہیں کیا۔

○

لیکن!

مرزا کا بیٹا مرزا محمود لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب نے ایک دوا اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق بنائی اور اس دوا کا بڑا حصہ افیون تھا۔ یہ دوا مرزا نے اپنے ساتھی حکیم نورالدین کو بھی کھلائی اور خود بھی کھاتے رہے۔"

مطلب یہ کہ مرزا یہ خبیث چیز کھاتا تھا۔

○

مرزا نے ایک شخص مہدی حسین کو کچھ چیزیں لانے کے لئے لاہور بھیجا۔ چیزوں کے نام ایک کاغذ پر لکھ کر دیے جب وہ جانے لگا تو مرزا کے ایک مرید میاں منظور نے اسے روپے دے کر کہا۔

"دو بوتل برانڈی (شراب) میری بیوی کیلئے پلومر کی دکان سے لیتے آنا۔"

"فرصت مل گئی تو لیتا آؤں گا۔" مہدی حسین نے کہا۔

میاں منظور سمجھ گیا کہ اس کا ارادہ لانے کا نہیں چنانچہ مرزا سے کہا۔ مرزا نے اس شخص کو بلایا اور کہا۔

"مہدی حسین جب تک تم شراب کی بوتلیں نہ لے لو، لاہور سے ادھر کے لیے روانہ نہ ہونا۔"

چنانچہ مہدی حسین شراب کی دو بوتلیں خرید کر لایا۔

(تعارف جاری ہے)

ہو جاتی ہے۔

بکرے کے بچے کے دودھ سے ایک جوہر بھی نکالا جاتا ہے جس کا نام پے پین (PAPENE) ہے یہ جوہر سفید دانے دار سفوف کی شکل میں ہوتا ہے اور فوائد میں (پیپسین) (PAPSENE) سے مشابہ ہے جو نظام ہضم کے عمل کو تیز کرتا ہے چونکہ پیپسین سور، بھیڑ یا بچھڑے کے معدہ کی جھلی سے تیار کی جاتی ہے اور مغربی ممالک سے ہمارے یہاں درآمد کی جاتی ہے اس لئے یہ امتیاز کرنا دشوار ہوتا ہے کہ اس میں سور کا جز نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ شرعی طور پر محتاط ڈاکٹر صاحبان ایسی دوائیں تجویز کرنا پسند کرتے ہیں جن میں PAPSENI کی جگہ PAPENE شامل کیا گیا ہو۔ PAPENE اور PAPSENE کے فوائد تقریباً یکساں ہیں مثلاً معدہ کو قوت دینا اور معدہ میں پیدا ہونے والی ہاضم رطوبتوں کی مقدار کو بڑھانا ہے بڑی عمر کے افراد میں ایسی رطوبتوں کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے لحمیات پروٹین والی غذائیں ہضم کرنا ان کو بہت مشکل ہوتا ہے۔ PAPSENE ایسی غذاؤں کے ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے اس سے پیٹ کے کیڑے خارج کرنے والی دوائیں بھی تیار کی جاتی ہیں۔

باقی صفحہ ۲۶ پر

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقدہ صدیق آباد کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کی جانب سے ایک یادگار عوامی عدالت کا اہتمام کیا گیا جس میں مرزا قادیانی کے پتلے کو پیش کیا گیا۔ اس موقع پر جناب طاہر رزاق، جناب متین خالد اور جناب محمد نذیر شہزاد نے بالترتیب جج، وکیل صفائی اور وکیل استغاثہ کے فرائض سرانجام دیئے، جبکہ جلاد کے فرائض محمد عابد بٹ صاحب کے ذمہ تھے۔ اس عوامی عدالت کی دلچسپ کارروائی کا آنکھوں دیکھا حال جسے حبیب عابد نے صفحۂ قرطاس پر بکھیرا:

مرزا قادیانی، عدالت کے کٹہرے میں

"ایک دلچسپ رپورٹ"

تحریر
حبیب احمد عابد

جامع مسجد ختم نبوت صدیق آباد کے سامنے وسیع و عریض میدان میں ایک بڑے دائرے کی شکل میں ہزاروں افراد کا اجتماع۔ دائرے کے اندر مغربی سمت اسٹیج نما جگہ پر خوبصورت انداز میں میز اور کرسیوں کا سیٹ رکھا ہے۔ اس سیٹ کے پیچھے ایک پُرجلال نشست اپنی انفرادیت کا اظہار کرتے ہوئے "صاحب نشست" کی منتظر، اس کے پیچھے کپڑے کی دیوار نما قنات پر خوبصورت انداز میں حیران کن عبارت سے مزین کپڑے کا بینر، جو اس سارے اہتمام کا "عنوان" ظاہر کر رہا ہے۔ دائرے میں جمع ہوئے افراد انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء ہیں۔ اور اس تمام تر اہتمام کا عنوان "فوری سماعت و انصاف کی خصوصی عدالت" ہے جسے آج رسوائے زمانہ مجرمِ اسلام مرزا غلام افرنگ قادیانی کے خلاف تاریخی مقدمہ کی سماعت کرنا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب اس عدالت کے قیام، اہتمام اور کارروائی کی محرک ہے۔ مجرم مذکور کو مصنوعی ڈھانچہ کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اسٹیج کے پیچھے لگا ہوا بینر مرزا قادیانی کی گرفتاری کا ہے۔ عدالت کی کارروائی اور مقررہ مقام و وقت کا اعلان کر رہا ہے۔ معزز جج صاحب اور مقدمے سے متعلقہ وکلاء کی آمد چند لمحوں تک متوقع ہے۔ نظم و ضبط کو قائم اور رنگا رنگ تبصروں کو جاری رکھے ہوئے ہزاروں کا یہ مجمع بے چینی سے عدالت کی کارروائی کے آغاز کا منتظر ہے۔

لیجئے! جج صاحب مخصوص لباس میں ملبوس مخصوص راستے سے گزر کر اپنی نشست پر بیٹھ چکے۔ وکلاء نے بھی اپنی نشستیں سنبھال لی ہیں۔ جج صاحب نے ایک نظر وکلاء اور مجمع پر ڈالی۔

"آرڈر، آرڈر، آرڈر...... عدالت کی کارروائی کا آغاز کیا جائے۔"

فاضل جج کے حکم سے کارروائی کے باقاعدہ آغاز پر پیش کار نے ملزم کو پیش کرنے کے لیے آواز لگائی۔

"مرزا قادیانی عرف دسوندی ابن گھسیٹی قوم معجون مرکب حاضر ہو..........."

(پولیس کے جوان مرزا قادیانی (کے پتلے) کو ہتھکڑیاں اور بیڑیاں ڈالے کٹہرے میں لا کھڑا کرتے ہیں)

تب...... وکیل استغاثہ معزز جج کی اجازت سے دلائل استغاثہ کے لیے اٹھے۔

وکیل استغاثہ: اس سے پہلے کہ میں اپنے دلائل شروع کروں، میں فاضل عدالت کی توجہ ایک انتہائی نازک مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا کہ میں نازک طبع ہونے کی وجہ سے ملزم مرزا قادیانی کے جسم سے اٹھنے والے بدبو کے شدید بھبکوں سے انتہائی کوفت کا شکار ہوں، یقیناً جناب والا بھی اس بدبو کو محسوس کر رہے ہوں گے، مہربانی فرما کر میرے فاضل دوست وکیل صفائی کے تعاون سے اس مسئلہ کو حل کر کے اس مقدس ایوان کے حاضرین کو اس ناگواریت سے نجات دلائیں۔

وکیل صفائی: جناب والا! میں معذرت خواہ ہوں کہ میرے اس ناہنجار موکل کی وجہ سے فاضل عدالت اور حاضرین کو ناگوار احساس کا سامنا کرنا پڑا۔ میں درخواست کروں گا کہ عدالت میونسپلٹی کے عملۂ صفائی کو طلب کر کے ملزم کے جسم کی صفائی کا انتظام کرے۔ چونکہ ملزم افیمی ہونے کی وجہ سے پانی سے دور بھاگتا ہے۔ اس لیے اسے غسل کیے مدت گزر گئی اور اسی وجہ سے یہ بدبو پیدا ہوئی ہے۔

عدالت کے حکم پر کارروائی روک کر وکیل صفائی کے مشورہ کے مطابق میونسپلٹی کے عملے کے ذریعے ڈی ڈی ٹی کا چھڑکاؤ کر کے ملزم مرزا قادیانی کے جسم پر سے بدبودار عناصر کا خاتمہ کیا گیا۔ عدالتی کارروائی کے دوبارہ آغاز پر وکیل استغاثہ دلائل استغاثہ پیش کرنے کے لیے اسٹارٹ ہوئے۔

جناب والا! ملزم مرزا قادیانی عرف دسوندی ولد غلام مرتضیٰ قوم معجون مرکب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور کو اس عدالت میں پیش کیا گیا ہے۔ جناب والا! مرزا قادیانی کوئی معمولی نوعیت کا مجرم نہیں بلکہ یہ پورے عالم اسلام اور دینِ اسلام کا مجرم ہے۔ اس کی فردِ جرم شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے۔ فاضل عدالت کے محدود وقت کے پیش نظر ملزم کے جرائم کی فہرست مطلوبہ معلومات کے ہمراہ اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

یور آنر! ملزم مرزا قادیانی نے مرتدوں کے ٹولے پر مشتمل قادیانیت نامی ایک فتنہ کی بنیاد ڈالی۔ اس مردود نے ہمارے آقا رحمۃ اللعالمین ﷺ کے خلاف بغض و عناد کا ایک آتش فشاں کھولا۔ اس لٹیرے نے شافع محشر ﷺ کی پاکیزہ ختم نبوت پر ڈاکہ

زنی کی۔ اس منحوس نے مسیلمہ کذاب کے پلید اور نجس تسلسل کو آگے بڑھایا، اپنے آپ کو خدا قرار دے کر کلمہ توحید کی تردید کی اور خود کو خالقِ کائنات کا شریک ٹھہرایا۔

یور آنر! ملزم نے اپنی کتاب "اربعین صفحہ نمبر ۴-۳" میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی شانِ اقدس میں گستاخی کی ناپاک جسارت کی اس نے بکواس کی کہ "شارع علیہ السلام کی پیروی باعثِ نجات نہیں"۔ (نعوذ باللہ)

مکتوباتِ مرزا قادیانی اخبار الفضل بائیس فروری ۱۹۲۴ء کے مطابق اس شاتمِ رسولؐ نے بکواس کی کہ "نبی پاکؐ سور کی چربی والا پنیر کھا لیتے تھے"۔ معاذ اللہ۔

کائنات کے لیے باعثِ فخر فخرِ جہاں آپ کو منصبِ نبوت عطا ہوا کے بارے میں اس لعنتی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۱۲ میں بکواس کی ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ کو چھپانے کیلئے نہایت متعفن اور حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) کی جگہ تجویز کی۔ معاذ اللہ۔

جناب والا! شیطان کے اس پجاری نے اپنے شیطان آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے سینکڑوں جھوٹے دعوے کر کے عظمتِ اسلام کی تضحیک اڑائی۔

اس جھوٹے نے مسلمانوں کی مقدس الہامی کتاب قرآن مجید میں تحریفات کیں، اپنی کتاب "ازالہ اوہام ص ۲۸-۲۹" میں قرآن مجید کو گندی گالیوں کا مجموعہ اور سخت زبان قرار دے کر مسلمانانِ عالم کے دلوں کو دکھایا۔ اس مکار نے اپنے پلید شیطانی مشن کو چلا کر مسلم نوجوان نسل کے ایمانوں کو نگلنا چاہا۔ پوری ملتِ اسلامیہ کو کافر قرار دیا، مسلمانوں کو سور، کتیوں کی اولاد اور جہنمی کہا۔

می لارڈ! انگریز فرنگی کے اس گماشتے نے صحابہ کرامؓ، امہات المومنینؓ اور اہل بیتؓ کی شان میں شرمناک اور روح فرسا ہرزہ سرائیاں کیں۔

وکیل استغاثہ دلائل میں متذکرہ حوالوں کے دستاویزی ثبوت بھی عدالت کو ساتھ ساتھ پیش کرتے گئے۔

یور آنر! انگریز کے اس خودکاشتہ پودے کی شروع کی گئی باطل تحریک قادیانیت اور یہودیت کے گٹھ جوڑ نے نہ صرف اسلام بلکہ پاکستان کو بھی ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔ ملتِ اسلامیہ کی رگوں میں فرقہ پرستی کا زہر گھول کر انتشار و خلفشار کی فضا پیدا کی۔ پاکستان کی بنیادوں میں علیحدگی کا ڈنک مارا۔ ارضِ وطن کو اپنی زہرناکیوں، سفاکیوں اور سازشوں کی بدولت زخمی زخمی اور لہو لہو کیا۔

جناب والا! قادیانی اخبار الفضل میں ۱۶ مئی ۱۹۴۷ء کو پاکستان کے قیام پر ناخوشی اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس پاک سرزمین کو ہندوستان کا غلام بنانے کی پیش گوئی کی گئی۔ پاکستانی صوبہ بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کی سازشیں اور کوششیں کی گئیں۔

یور آنر! اسرائیل نے مسلمانانِ عرب پر جو ظلم و ستم توڑے ہیں انہیں پڑھ کر ہلاکو اور چنگیز خان کے مظالم بھی ماند پڑ جاتے ہیں۔ لیکن فاضل عدالت کو یہ جان کر حیرت ہوگی کہ جہاں ننگِ انسانیت یہودی درندے فلسطین و دیگر عرب ممالک کے خون سے ہولی کھیل رہے ہیں وہاں مرزا قادیانی کے چیلے ۶۰۰ قادیانی بھی اسرائیل کی فوج میں باقاعدہ بھرتی ہیں اور مسلمانانِ عرب کے خون سے اپنے ہاتھ رنگ رہے ہیں اس ناپاک فعل میں وہ یہودی درندوں سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں۔

جناب والا! مملکتِ خداداد پاکستان کے بازو مشرقی پاکستان کو جدا کرنے کے لیے قادیانی گماشتوں نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور اس روز جبکہ ساری پاکستانی قوم سوگ منا رہی تھی تو ربوہ میں خوشی کے شادیانے بجائے گئے اور مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔

آنریبل سر! اسلام دشمن تحریک کے بانی ملزم مرزا غلام قادیانی اور اس کے چیلوں چانٹوں کے کارناموں کی ایک مختصر سی جھلک تھی ورنہ اس مردود مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائیوں اور سازشوں نے اسلام اور مسلمانوں کو ایسا نقصان پہنچایا جس کی تلافی شاید کبھی ممکن نہ ہو۔

یور آنر! یہ مرزا قادیانی انسان نہیں بلکہ انسانیت کے نام پر ایک دھبہ ہے۔ اس کو انسان کہتے ہوئے انسانیت کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔ اس کائناتِ عالم میں کسی ماں نے ایسا گستاخِ رسولؐ کو جنم نہ دیا، چشمِ فلک نے ایسا منحوس چہرہ نہ دیکھا۔

خدائی کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ فرعون، نمرود اور شداد ہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کے جرم میں یہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب ہے توہینِ رسالت کرنے کے جرم میں یہ ابوجہل ابولہب اور ولید بن مغیرہ ہے۔ قرآن مجید میں تحریف کرنے کے جرم میں یہ یہودی و نصرانی ہے۔ صحابہ کی توہین کے جرم میں یہ ابن سبا ہے۔ دینِ اسلام سے پھر جانے کے جرم میں یہ مرتد ہے۔ تعلیماتِ اسلامیہ کو مسخ کرنے کے جرم میں یہ زندیق ہے۔ حضرت علیؓ کی توہین کرنے کے جرم میں یہ خارجی ہے۔ امام حسینؓ کی شان میں بکواس کے جرم میں یہ شمر ہے۔ اسلام کو گالیاں دینے کے جرم میں یہ راجپال اور سلمان رشدی ہے۔ ظاہراً مسلمان اور باطناً کافر ہونے یعنی منافق ہونے کے جرم میں یہ عبداللہ بن ابی ہے۔ خود کو انسان کا بچہ نہیں بلکہ کرمِ خاکی بننے کے جرم میں یہ ڈارون کی اولاد ہے۔ جھوٹے خدا شداد نے بہشت بنائی اور جھوٹے نبی مرزا قادیانی نے بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کفر و تعالی کے جرم میں یہ مثیلِ شداد کا علمبردار ہے۔

یور آنر! مجرمِ اسلام مرزا قادیانی کے یہ تمام اور اس کے علاوہ لاتعداد ناپاک افعال اور زہر افشانیاں ایک سچے عاشقِ رسولؐ اور امتِ مسلمہ کی نظروں میں سنگین ترین جرائم تصور کیے جاتے ہیں۔ کوئی بھی مسلمان یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ ناموسِ محبوبِ رب العالمین کی طرف کوئی بدبخت ٹیڑھی نظر سے بھی دیکھے۔

لہٰذا! امتِ مسلمہ اور عاشقانِ مصطفیٰؐ کی طرف سے دائر کردہ اس مقدمہ میں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس گستاخِ رسولؐ و مجرمِ اسلام مرزا غلام افرنگ قادیانی کو توہینِ رسالت تاج و تختِ ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور تحریفاتِ قرآن وغیرہ کے جرم میں ایسی عبرتناک سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی بھی بدبخت عظمتِ اسلام اور تاج و تختِ ختم نبوت کی طرف نگاہِ غلط سے دیکھنے کی جرأت نہ کر سکے۔

میں فاضل عدالت سے یہ درخواست بھی کروں گا کہ اس مجرم کے بارے میں عدالتی فیصلہ پر فوری عملدرآمد کیا جائے تاکہ آئندہ کے لیے اسلام اور پیغمبرِ اسلام کی ناموس کی طرف ٹیڑھی نظروں سے دیکھنے والے بدبخت عبرت پکڑیں۔ تھینک یور آنر! آپ کا شکریہ مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔

وکیل استغاثہ کی جانب سے دلائل استغاثہ اختتام کو پہنچے۔ ان کی گفتگو اور دلائل کے دوران موقع پر موجود عوام کے جوش و جذبے میں مدوجزر کی سی کیفیت رہی۔ عوام کی طرف سے مرزے پہ لعنت بے شمار، مرزائیت مردہ باد اور لعنت لعنت

مرزے کا نے پر لعنت جیسے نعرے اور القاب سے مرزا قادیانی کو نوازنے کا عمل تسلسل سے جاری رہا۔ نعروں اور شور کی آواز کو کارروائی میں رکاوٹ محسوس کرتے ہوئے جج صاحب نے بار بار وقفے وقفے سے آرڈر، آرڈر کا نعرہ لگا کر عوام کو شور سے اجتناب برتنے کیلئے کہا۔ لیکن مرزا قادیانی کے خلاف عوامی جوش و خروش کسی بھی طرح کم پڑتا دکھائی نہ دیا۔

اب وکیل صفائی اپنے دلائل کے نکات کو ذہن میں ترتیب دیتے ہوئے اپنی نشست سے اٹھے اور معزز جج کو مخاطب کرتے ہوئے یوں مخاطب کرتے ہوئے بولے

جناب والا! میرے فاضل دوست وکیل استغاثہ نے میرے موکل مرزا قادیانی پر جو الزامات عائد کیے ہیں ان کے بارے میں صرف اتنی گذارش کروں گا کہ میرا موکل نہ صرف ذہنی طور پر پاگل ہے بلکہ جسمانی طور پر بھی اسے لاتعداد بیماریاں لاحق ہیں۔ جناب والا! ذہنی و جسمانی طور پر مفلوج شخص سے کسی بھی اچھے کام کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ میں بطور وکیل صفائی اس امر کا اقرار کرنے میں کوئی عار نہیں سمجھتا کہ ملزم مرزا قادیانی کے تمام تر مذکورہ افعال اور جھوٹے دعووں کا ایک بڑا محرک ملزم کا پاگل پن ہے۔ اس پاگل پن کی وجہ سے ملزم سوچنے سمجھنے سے بالکل عاری تھا......

وکیل استغاثہ: می لارڈ مجھے اپنے فاضل دوست وکیل صفائی کے اس موقف سے سراسر اختلاف ہے کہ ملزم ذہنی و جسمانی طور پر معذور ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر ملزم مرزا غلام قادیانی پاگل ہوتا تو امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور پیر سید مہر علی شاہ گولڑویؒ جیسی عظیم شخصیات اس بدبخت کے خلاف جہاد نہ کرتے بلکہ بچوں کو پرانی جوتیاں اور پتھر دیکر اس اسلام دشمن لٹیرے کے پیچھے لگا دیا جاتا۔ اور پھر مرزا قادیانی ہوتا اور شیطان کا ناک میں دم کر کے اپنی صلاحیتیں منوانے والے بچے ہوتے۔ لہٰذا وکیل صفائی کی یہ منطق سراسر بے بنیاد ہے۔“

جج: ”وکیل صفائی ملزم کے بارے میں اپنے موقف کی وضاحت کریں اور اس بارے میں مکمل ثبوت عدالت میں پیش کریں۔“ (معزز جج نے دونوں وکلاء کی موقف سُن کر رولنگ دی)

وکیل صفائی: ”یور آنر! میں اس سلسلے میں عدالت کو میڈیکل سرٹیفکیٹ تو پیش نہیں کر سکتا کیونکہ میرے موکل نے اپنے پاگل پن اور دیگر بیماریوں کے لیے کسی ڈاکٹر سے باقاعدہ علاج نہیں کروایا۔ بلکہ خود ہی شراب اور افیون جیسی دواؤں سے اپنا علاج کرتا رہا۔ جناب والا! اپنے موکل کے بارے میں میرا موقف استغاثہ کیجانب سے پیش کردہ ثبوت اور الزامات کا حاصل ہے کہ جنہیں سن کر کوئی بھی باشعور انسان ملزم جتنے ریکارڈ دعووں اور گرگٹ کی طرح بار بار اپنی شخصیت، جنس اور قول کا رنگ بدلنے والے کی پیش کار کو بے اختیار پاگل کہہ اٹھتا ہے۔ تاہم میں عدالت میں پھر بھی اپنے موقف کی وضاحت کرنے کیلئے ملزم کی چند ظاہری علامات اور عادات کی تفصیل پیش کرنا چاہتا ہوں۔“

جج: ”عدالت کو اس تفصیل سے آگاہ کیا جائے اور ثبوت بھی عملی طور پر پیش کیے جائیں۔“

وکیل صفائی: ”یور آنر! آپ کی اجازت سے ملزم مرزا قادیانی کی عادات و حرکات کی تفصیل پیش کر رہا ہوں، میرا خیال ہے اس طرح آپ کو اس مختصر پر فیصلہ کرنے میں آسانی ہوگی۔

جناب والا! میرا موکل اکثر جوتے کا دایاں پاؤں بائیں پاؤں اور بایاں پاؤں اپنے دائیں پاؤں میں پہن لیتا ہے۔ میرا موکل کوٹ کے اوپر والا بٹن نیچے والے کاج میں اور نچلا بٹن اوپر والے کاج میں لگا لیتا ہے۔ اس کی شلوار میں ڈالے گئے ازار بند کے ساتھ اکثر چابیوں کا گچھا بندھا رہتا ہے جو اپنے وزن کے باعث اکثر لٹکا رہتا ہے اور چلتے وقت اس سے چھن چھن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ ملزم کو میٹھا کھانے کا بہت شوق ہے اور یہ اکثر اپنی جیب میں گڑ رکھتا ہے جبکہ گڑ کے ساتھ رفع حاجت کے وقت استعمال ہونے والے مٹی کے ڈھیلے بھی رکھتا ہے اس طرح اکثر اوقات اپنی خبط الحواسی کی وجہ سے گڑ کی جگہ مٹی کے ڈھیلے کھا لیتا ہوگا اور رفع حاجت کے وقت گڑ کے ڈھیلے استعمال کر لیتا ہوگا۔ میرے موکل کو دن میں سو مرتبہ پیشاب آتا ہے اس طرح اس کا سارا دن ”لوٹا پریڈ“ میں گذر جاتا ہے اور پھر فرصت کے لمحات میں اس کی طرف سے عجیب و غریب دعوے اور حرکتیں برآمد ہوتی ہیں۔

جناب والا! یہ علامات و حرکات کسی تندرست آدمی کی طرف سے سرزد نہیں ہو سکتیں۔

(عدالت کو یہ تمام علامات مٹی اور گڑ کے ڈھیلوں، چابیوں کے گچھے اور کوٹ کے بٹن وغیرہ سمیت دکھائی جاتی ہیں)

وکیل صفائی: یور آنر! اس قسم کی گفتگو اور شواہد پیش کرنے کے بعد میری صرف اتنی سی گذارش ہے کہ میرے موکل کو کسی بھی قسم کی سزا دینے سے پہلے ان تمام پڑھے لکھے قادیانیوں کو سخت ترین سزا کا حقدار ٹھہرایا جائے جنہوں نے باشعور ہوتے ہوئے بھی اس پاگل شخص کو اپنا نبی بنا کر اپنے بے شعور ہونے اور پاگل پن کا ثبوت پیش کر کے دنیا کو گمراہ کیا۔ ڈاکٹر عبد السلام، فرحت اللہ بابر، کنور ادریس، جیسے قادیانیوں کو قرار واقعی سزا دیکر دنیا کے لیے عدل و انصاف کی روشن مثال قائم کی جائے۔ کیا انہیں علم نہیں تھا کہ مرزا قادیانی اپنی جوتی کے دائیں اور بائیں پاؤں کی شناخت نہیں کر سکتا، انہیں معلوم نہیں کہ یہ جسے اپنا رہبر مانتے ہیں وہ شراب و افیون کے

ہمارے لیے یہی عزت کافی ہے!

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۶ھ کو پہلا سفر بیت المقدس کیا۔ اس حال میں نہ لاؤ لشکر تھا نہ معمولی ڈیرہ۔ خیمہ تھا۔ سواری میں گھوڑا تھا۔ مہاجرین و انصار ہمسفر تھے۔ تاہم جہاں یہ آواز پہنچی کہ فاروق اعظمؓ نے مدینے سے شام کا ارادہ کیا ہے۔ زمین دہل جاتی۔

جابیہ میں قیام فرمایا اور بیت المقدس کا معاہدہ اسی جگہ لکھا گیا۔ جب معاہدہ ہو چکا تو بیت المقدس روانہ ہو گئے۔ گھوڑا جو سواری میں تھا اس کے سم گھسے ہوئے تھے۔ رک رک کر چلتا تھا۔ آپ گھوڑے سے اتر کر پیدل چلنے لگے۔ لوگوں نے ترکی نسل کا اعلیٰ گھوڑا حاضر کیا۔ حضرت عمرؓ سوار ہو گئے۔ مگر چند قدم کے بعد نیچے اتر گئے۔ فرمایا کہ اس کی چال میں غرور ہے لہٰذا پیدل ہی چل پڑے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لباس اور سامان سفر معمولی حیثیت کا تھا جسے دیکھ کر مسلمانوں کو شرم آتی تھی کہ عیسائی کیا کہیں گے۔ چنانچہ لوگوں نے عمدہ لباس پیش کیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ خدا نے جو ہمیں عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے۔ اور ہمارے لیے یہی کافی ہے!

نشہ میں دھت ہو کر دنیا کو گمراہ کرتا ہے میں فاضل عدالت سے درخواست کروں گا کہ اس اہم ترین مقدمہ کا فیصلہ سناتے وقت شرعی احکام، امت مسلمہ کے جذبات اور عدل و انصاف کو مدنظر رکھیں اس گذارش کے ساتھ میں اپنی گفتگو ختم کرتا ہوں۔ آپ کا شکریہ یور آنر۔ وکیل استغاثہ اور وکیل صفائی اپنے اپنے دلائل اور گفتگو عدالت کے سامنے پیش کر چکے، مقدمہ کی سماعت مکمل ہو چکی —— اب مرحلہ معزز جج صاحب کی طرف سے فیصلہ صادر کیے جانے کا تھا۔ فاضل جج فیصلہ تحریر کرنے میں مصروف تھے۔ ادھر فیصلے کے بے چین سے منتظر حاضرین آپس میں چہ میگوئیاں اور تبصرے کر رہے تھے۔ بھنبھناہٹ کی سی آواز بتدریج بڑھتی جا رہی تھی۔ آرڈر، آرڈر، آرڈر.....

..... جج صاحب کی آواز سن کر حاضرین خاموشی اختیار کر لیتے ہیں اور ایک دم پورے ماحول پر سناٹے کی سی کیفیت چھا جاتی ہے۔ فاضل جج فیصلہ سنانا شروع کرتے ہیں۔

فیصلہ

استغاثہ کے موثر دلائل اور وکیل صفائی کی تفصیلی گفتگو کے بعد یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے کہ ملزم پر عائد کیے گئے الزامات حرف بحرف درست ہیں اور ملزم اصالتاً یا وکالتاً ان الزامات کی تردید یا اس کے بارے میں صفائی پیش نہیں کر سکا۔ وکیل صفائی نے بھی بظاہر اپنے دلائل میں ان الزامات کی تائید کر دی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ استغاثہ کی جانب سے عائد کردہ الاتعداد الزامات بالکل صحیح ہیں لہٰذا اس تمام کارروائی کی روشنی میں عدالت ملزم مسٹر مرزا قادیانی ولد غلام مرتضیٰ قوم مغل برلاس سکنہ قادیان ضلع گورداسپور کو توہین رسالت، قرآن کریم میں ردوبدل، ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور عائد کردہ دیگر الزامات کے تحت سپرد آتش اور موت کی سزا سناتی ہے، جبکہ عظمت اسلام کی تضحیک کے جرم میں پیش کو تشے اور دوسری بار موت کی سزا سناتی ہے۔

عدالت اس موقعہ پر پولیس کی کارکردگی کو بھی سراہتی ہے کہ جس نے عالم اسلام کے اس مفرور مجرم کو بالآخر گرفتار کر کے انصاف کی فراہمی میں عدالت کی مدد کی ہے۔

عوامی مطالبے کے پیش نظر عدالت یہ حکم بھی دیتی ہے کہ مجرم کو سنائی جانے والی سزا پر موقعہ پر ہی عمل درآمد کیا جائے تاکہ اسلام اور پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خلاف نظریات و خیالات رکھنے والے بدبختوں کو عبرت حاصل ہو۔ فاضل عدالت کے اس عظیم فیصلے کے صادر کیے جانے کے بعد ہجوم کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف زوردار نعرہ بازی شروع ہو گئی۔ بانی قادیانیت اور فتنہ قادیانیت کے خلاف عوامی جوش و جذبے کا ایک سیل رواں تھا، اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ یہ سیلاب قادیانیت کی ناؤ کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ موقعہ پر ہی ٹکٹکی لگا دی گئی اور مرزا قادیانی کو اس کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔ نبوت چور کو کوڑے مارنے شروع کر دیے۔ اس موقعہ پر عوامی ردعمل دیدنی تھا ہجوم کی طرف سے کوڑے کھاتے مرزا قادیانی پر پرانے جوتے، گندے انڈے، پتھر اور لعنت آمیز جملے جوش میں ملنے والے انعام کی طرح اچھالے جا رہے تھے، "ہاتھی پر نبوت کا جلوس" کا مجموعہ بجانے لگے ہیں پرانے جوتوں اور لعنتوں کا بھاری طوق لٹکائے مرزا قادیانی کو دنیا میں ہی اس کے کرتوتوں کا پھل مل رہا تھا۔

مرزا نے تڑاخ تڑاخ کی زوردار آواز کے ساتھ دس کوڑے کھانے کے بعد مرزا بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اس موقعہ پر عدالت نے اسے طبی امداد فراہم کرنے کے لیے ڈاکٹر صاحب کو طلب کیا۔ اس پر وکیل استغاثہ اپنی سیٹ سے اٹھے اور عدالت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

می لارڈ! "عام طور پر مشہور ہے کہ مرزا قادیانی جب بھی بے ہوش ہوا ڈاکٹروں اور حکیموں کی سر توڑ کوششیں اسے ہوش میں لانے میں بے معنی ثابت ہوئیں اور جب اسے جوتا اچھی طرح سنگھایا گیا تو یہ فوراً ہوش و حواس کی دنیا میں لوٹ آیا۔ میں عدالت سے درخواست کروں گا کہ ملزم کو وقت ضائع کیے بغیر ہوش میں لانے کے لیے اسی طریقہ پر عمل درآمد کیا جائے"۔ عدالت نے وکیل استغاثہ کے اس مشورہ پر عمل کروا دیا۔ اور مرزا ایک پرانے اور گندگی سے لتھڑے ہوئے جوتے کی بھینی بھینی خوشبو سونگھ کر ہوش میں آ گیا تب میڈیکل آفیسر نے اس کا طبی معائنہ کرنے کے بعد کوڑے پورے کرنے کی اجازت دے دی اور پھر سے نوں کوڑے دھن لگے "مرزائی سارے بھجن لگے" کے فلک شگاف نعروں کی گونج میں باقی دس کوڑے بھی مکمل کیے گئے۔ کوڑے لگ چکنے کے بعد عدالت کے حکم پر سزائے موت عملدرآمد کے لیے کائنات بھر کی لعنتوں کے مجموعہ اس مجرم کو مٹی کے تیل میں اچھی طرح اشنان دے کر نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعروں کے درمیان سپرد آتش کر دیا گیا "خس کم جہاں پاک" ایک بار پھر حق کا بول بالا اور مسٹر قادیانی جیسے شیطان کے پجاری کا منہ کالا ہو گیا۔

اعلان مسرت

آپ کو یہ جان کر مسرت ہو گی کہ ہفت روزہ "خدام الدین" کا "مفتی محمود نمبر" شائع ہو گیا ہے جس کا ہدیہ مبلغ تیس روپے ۳۰/- ہے۔ جن حضرات کو ضرورت ہو وہ ۲۱۹ شیر شاہ بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ نیز جو صاحب خدام الدین کے سالانہ خریدار بنیں گے ان کو مفتی محمود نمبر مفت فراہم کیا جائے گا۔ (ادارہ خدام الدین)

ضروری اطلاع

ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۲۵ میں مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی کتاب ندائے منبر و محراب جلد دوم پر تبصرہ شائع ہوا تھا جس میں ملنے کا پتہ سہواً غلط درج ہوا تھا۔ درست پتہ یہ ہے:

شعبہ تصنیف و تالیف جامعہ بنوریہ سائٹ ایریا کراچی نمبر ۳۲۔

نیروبی کی فاطمہ غلام نامی خاتون نے سینکڑوں عیسائی عورتوں کو مسلمان بنادیا

آج کل نیروبی میں "فاطمہ غلام" نامی عورت کا چرچا عام ہے۔ جسے نصرانی مبلغین کی جماعت نے مسلمان عورتوں کو عیسائی بنانے کے لئے متعین کیا اور اسے نیروبی میں عیسائی ماؤں کی انجمن کی نائب صدر بنادیا اور اسے "دارالحنان" نامی تبلیغی ادارہ کی منتظمہ مقرر کر دیا۔

فاطمہ نے اسلام اور اسلامی اصولوں کی تشریح کر دی اور انسانی حقوق خاص طور پر حقوق نسواں کے بارے میں اسلامی نکتہ نظر سمجھانا شروع کر دیا۔ اور اسی دوران میں عربی زبان اور دین اسلام کی تعلیم بھی شروع کر دی۔ اور وہاں پر نماز کے لئے جگہ مقرر کر دی۔ اور اپنے ادارہ میں فاطمہ نے بعض عیسائی راہبہ عورتوں کو اس قدر مطمئن کیا کہ وہ مسلمان ہو گئیں ان کے علاوہ بھی اور بہت سی عورتوں نے اسلام قبول کر لیا۔

فاطمہ کے اس رویہ پر دوسری راہبہ عورتوں نے اعتراض کیا اور انہوں نے نصرانی تبلیغی اداروں سے شکایت کی جس کی بنا پر مذکورہ ادارہ کی امداد بند کر دی گئی تاکہ وہ اپنا کام جاری نہ رکھ سکے۔ جس کی وجہ سے بہت سی عورتوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ فاطمہ کی اپیل پر بعض مسلمانوں نے ادارہ کی امداد کی۔ لیکن وہ تبلیغ اور اسلامی تعلیم جاری رکھنے کیلئے ناکافی تھی۔ لہذا فاطمہ نے امداد کے لئے نیروبی میں سعودی سفارتخانے سے رجوع کیا۔ جس کے نتیجے میں اس سفارتخانے کی طرف سے فاطمہ کو مالی امداد ملنے لگی تاکہ وہ دوبارہ کام شروع کر سکے تاکہ وافر مقدار میں غذا، رہائش، کمرے اور درسی کتابیں مہیا ہو سکیں۔ اور ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں معزز بیگمات نے حصہ لیا۔

سیمینار منعقد ہوئے جن میں غذا کی سپلائی تیاری اور صحیح مصرف کے بارے میں تفصیلات مرتب کی گئیں۔

سعودی سفارتخانے نے اس قسم کی امداد پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ دینی اور درسی تعلیم دینے والے اساتذہ اور استانیوں کے وظائف بھی مقرر کئے۔ اس پر کینیا کے ایک مسلم قائد نے مسکراتے ہوئے کہا انہوں نے اسے عیسائی بنانے کی کوشش کی لیکن اس نے بہت سی عورتوں کو مطمئن کر کے مسلمان بنالیا۔

تنزانوی صدر نریرے کے بیٹے اور بیٹیوں کا قبول اسلام

تنزانیہ کے سابق صدر اور حکمران پارٹی کے سربراہ جولیس نریرے کا خاندان گذشتہ دنوں دارالسلام میں رابطہ عالم اسلامی کے نمائندے شیخ مصطفیٰ عباس کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ یہ خبر جہاں عالم اسلام کے لئے مسرت و طمانیت کا باعث تھی وہیں عیسائی دنیا کے لئے بہت ہی المناک سانحہ ثابت ہوئی کیونکہ نریرے کی اسلام دشمنی اور مسلم بیزاری کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے نریرے وہ کٹر متعصب عیسائی لیڈر رہا ہے جس نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں پر بے تحاشہ مظالم ڈھائے۔ تنزانیہ براعظم افریقہ میں ایک خالص مسلم اکثریت والا ملک ہے جس کی مجموعی آبادی کا ۸۰ فیصد مسلمانوں پر مشتمل ہے تنزانیہ میں بمشکل بیس فیصد آبادی عیسائیوں کی ہوگی باقی لادین جنگلی قبائل ہیں جن کا مذہب کوئی نہیں ہوتا ۸۰ فیصد مسلم اکثریتی ملک پر اس نے نام نہاد سوشلزم کی آڑ میں عیسائی حکومت قائم کر رکھی تھی اپنے دور اقتدار میں اس نے مسلم اکثریت ختم کر کے عیسائی اکثریت قائم کرنے کی بھرپور کوشش کی جس میں اسے بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ دارالسلام کا نام بدل کر ایک سیکولر نام رکھنے کی کوشش کی جس میں اسے بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

اور اسے مسلمانوں کے شدید ردعمل اور غیر معمولی احتجاج کی وجہ سے مجبوراً اپنا ارادہ ترک کرنا پڑا۔ پھر اس نے دارالحکومت کے لئے ایک نیا شہر بسانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ دارالسلام سے صرف دس کلومیٹر کے فاصلے پر تنزانیہ کے دارالحکومت کی تعمیر شروع کی۔ تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام کو جو ایک خوبصورت ترین شہر ہے مکمل طور پر نظر انداز کر دیا گیا۔

کیونکہ دارالسلام کی ۹۰ فیصد آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے اور سو فیصد کاروبار بھی مسلمانوں کے پاس ہے اس وقت شہر میں صفائی وغیرہ کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے شہر کی ہر جگہ غلاظت کے ڈھیر پڑے ہوئے ہیں اور شہر کی بڑی بڑی سڑکیں ٹوٹی پھوٹی ہیں جن کی مرمت کی طرف بھی کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے الغرض نریرے نے تنزانیہ کے مسلمانوں کی دل آزاری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی۔

مگر عین اسی وقت جب کہ وہ تنزانیہ میں عیسائیت کی تبلیغ کے لئے سرگرداں تھا۔ اور عیسائی مشنریوں کو ہر ممکن مدد و تعاون پیش کر رہا تھا انہیں دنوں اس کے بچے اسلام کے گہرے مطالعے میں مصروف تھے اور بتدریج اسلام کی طرف مائل ہو رہے تھے اس کے بچے امریکہ، کینیڈا کے مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم تھے اسی دوران وہ اسلامی دعوت سے متاثر ہوئے چنانچہ سب سے پہلے نریرے کی بہو مسلمان ہوئی۔ پھر یکے بعد دیگرے تینوں بیٹے اور دونوں بیٹیاں بھی مسلمان ہو گئیں۔

نریرے کے بچوں کا قبول اسلام کا کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے بلکہ عیسائی دنیا کے لئے ایک بہت بڑا دھماکہ ہے یہودی اور عیسائی پریس نے مکمل طور پر ان خبروں کا بائیکاٹ کیا ہے کیونکہ ماضی میں بھی یہودی پریس کا یہی رویہ رہا ہے اگر کسی قابل ذکر شخصیت نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا تو اسے کوئی اہمیت نہ دی گئی بلکہ اسے قطعاً نظر انداز کر دیا گیا اس سلسلے میں مسلم پریس نے بھی بالکل خاموشی اختیار کی بلکہ تحریکات اسلامی سے تعلق رکھنے والے بعض جرائد نے اپنے طور پر تحقیقات کے بعد ان خبروں کو شائع کیا۔

نریرے کے بچوں کے قبول اسلام کے بعد دارالسلام اور دیگر اہم شہروں میں کافی دنوں تک اس کا چرچا رہا لیکن باقاعدہ طور پر ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعہ اس

کی کوئی تشہیر نہیں ہوئی لہٰذا عوام اسے افواہ سے زیادہ کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں تھے باقاعدہ طور پر اسی وقت عام لوگوں کو اس پر یقین آیا جب نیریرے کے نومسلم بچوں نے ۱۲، ۱۳، ۱۴ فروری کو دارالسلام میں عیسائیت کے خلاف ایک بہت بڑے مناظرہ کا انعقاد کیا اور سارے مشرقی افریقہ کے تمام پادریوں کو چیلنج کیا اور وسیع پیمانے پر اس مناظرہ کی تشہیر کی گئی سواحلی زبان میں بڑے پیمانے پر بڑے بڑے پوسٹر دیواروں اور اہم سرکاری دفتروں کے دروازوں پر آویزاں کئے گئے مناظرہ کی تاریخ سے تقریباً ایک ماہ پہلے ہی مساجد اور چرچوں کے دروازوں پر مسلم نوجوان اس مناظرہ سے متعلق پمفلٹ اور ہینڈ بلز اور لٹریچر تقسیم کر رہے تھے۔

تنزانیہ کی سرزمین پر یکایک عیسائیت کے خلاف مسلمانوں کی یلغار عوام کے لئے بالکل خلاف توقع اور حیران کن و ناقابل فہم تھی کیونکہ نیریرے کی سخت گیر ڈکٹیٹرشپ اور عیسائیت نواز پالیسی کی موجودگی میں اتنی بڑی جسارت کی ہمت کسی کو بھی نہیں ہو سکتی تھی لہٰذا ان سرگرمیوں کی وجہ سے مسلمان دانشور طبقہ بھی حیرت و استعجاب کا شکار تھا کیونکہ مناظرہ سے ایک روز قبل تک کسی کو پتہ بھی نہیں تھا کہ عیسائیت کے خلاف اس منظم تحریک کے پیچھے خود نیریرے کے بچوں کا ہاتھ ہے اور درپردہ انہیں کا کام کر رہا ہے۔

تنزانیہ کی تاریخ میں یہ بالکل پہلا موقع تھا کہ جب مسلمانوں نے عیسائیت مشنریوں کو للکارا اور کھلے عام ان کو چیلنج کیا چنانچہ عام لوگوں میں اس عظیم مناظرہ اور اجتماع میں شرکت سے دلچسپی پیدا ہوئی اور پورے تنزانیہ میں اس کا چرچا ہونے لگا لوگ اس میں شرکت کے لئے تیاری کرنے لگے مناظرے سے متعلق پوسٹروں اور دیگر لٹریچروں میں مسلم مبلغین کے نام شائع کر دیئے گئے لیکن ان میں نیریرے کے بچوں میں سے کسی کا نام نہیں تھا۔ بلکہ شیخ احمد دیدات کے تین تربیت یافتہ شاگردوں کے نام تھے جو اہل تنزانیہ کے لئے بالکل غیر معروف اور نئے تھے ان تینوں مبلغین نے شیخ دیدات سے ڈربن جنوبی افریقہ میں رہ کر تربیت حاصل کی اور بائبل کے مختلف اور متضاد نسخوں کا گہرا مطالعہ کیا۔ نیریرے کے بچوں کا ان سے بڑا گہرا دوستانہ تھا لہٰذا یہ نوجوان مبلغین جب بھی آپس میں ملتے تو تنزانیہ میں اسلام کی تبلیغ اور عیسائی مشنریوں سے مقابلہ کے لئے صلاح مشورے کرتے اسلام کی تبلیغ کرتے آخرکار انہوں نے یہ طے کیا کہ اس مناظرہ کا اہتمام کھلے میدان میں کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس کو دیکھ سکیں اور خود ہی فیصلہ کر سکیں کہ حق کس کے ہاتھ ہے اور برسر باطل کون لوگ ہیں حسب منشا یہ پروگرام دارالسلام کے سب سے بڑے وسیع و عریض اور خوبصورت میدان جمہوری پارک میں ۱۲ فروری کی صبح سے مناظرہ شروع ہو کر ۱۵ فروری کی شام کو ختم ہوا اور درمیان میں نمازوں اور کھانے پینے کیلئے وقفہ بھی ہوتا۔ یہ دیکھ کر حاضرین کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ نیریرے کے تینوں بچے مبلغین کے دوش بدوش بیٹھے تھے اور مبلغین کے ساتھ مکمل تعاون کر رہے تھے۔

(بشکریہ تعمیر حیات لکھنؤ)
(بحوالہ الجمعیۃ نئی دہلی)

گذشتہ سے پیوستہ

کلمہ طیبہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

قادیانی اس سے کیا مراد لیتے ہیں

ایک بھیانک سازش سے پردہ اٹھتا ہے۔

تحریر:- طاہر رزاق، لاہور

قادیانی نواز کہتے ہیں کہ قادیانیوں کو کلمہ طیبہ کے استعمال سے روکنے سے قادیانیوں کے بنیادی حقوق اور مذہبی آزادی متاثر ہوتی ہے اور یوں پاکستان کی ایک اقلیت پر زیادتی ہوتی ہے۔ کوئی مرتدوں کے ان وکیلوں سے پوچھے کہ پاکستان میں دیگر غیر مسلم اقلیتیں ہندو، سکھ، عیسائی، پارسی، بدھ مت وغیرہ بھی بستے ہیں کیا انھوں نے بھی کبھی اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگائے ہیں۔ صرف یہ قادیانی ہی کیوں جنونی ہوئے جاتے ہیں اور اس غم میں کیوں گھلے جا رہے ہیں! ذرا سوچئے تو سہی کہ جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اور کسی مدعی نبوت کو نبی مانتا ہے۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے۔ اور وہ سخت توہین رسالت کا مرتکب ہے۔ کیونکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان نبوت سے سینکڑوں مرتبہ اعلان ختم نبوت فرما چکے ہیں۔ لیکن ختم نبوت کا باغی قادیانی آپ کے فرمانوں کو جھٹلا کر نیا نبی پیدا کر رہا ہے۔ اس لیے ہر قادیانی توہین رسالت کا مرتکب ہے۔ اب یہ کتنی حیرانی کی بات ہے کہ توہین رسالت کا مرتکب اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگائے۔ جو شخص دل کی تختی پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نہیں سجاتا اگر وہ اپنی قمیض پر کلمہ طیبہ کا بیج سجائے تو ضرور کوئی چکر ہے ضرور کوئی سازش ہے!!! جب کہ کلمہ طیبہ دل میں نہیں دماغ میں نہیں، بدن میں نہیں اور روح میں نہیں تو پھر قمیض یا مکان پر لکھنے کا کیا مقصد!

ہلاکت آفریں ہے۔ اس کی ہر بات

عبارت کیا، اشارت کیا، ادا کیا

جہاں تک بنیادی حقوق کی بات ہے۔ قادیانی اپنے حقوق سے ہزاروں گنا زیادہ حقوق حاصل کر رہے ہیں اور یہ دریغ مسلمانوں کے حقوق لوٹ رہے ہیں۔ ذرا حکومت کے بڑے بڑے اور حساس محکموں کا سروے تو کیجئے۔ آپ کو ہر جگہ قادیانی سانپ لہراتے نظر آئیں گے۔ جو ملک کا اقتدار حاصل کرنے کے لئے انگاروں پر لوٹ رہے ہیں تاکہ وہ دن آئے جب اس ملک کی فضاؤں میں مرزائی نبوت کے نعرے لگیں اور ملت اسلامیہ پابہ زنجیر ان کے دربار میں پیش کی جائے (نعوذ باللہ) اور جہاں تک قادیانیوں کی مذہبی آزادی کی بات ہے۔ انھیں تبلیغ و تشہیر کی قطعی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ انھیں تبلیغ کی اجازت دینا اسلام کی تخریب کی اجازت دینے کے مترادف ہے۔ افسوس کہ پاکستان میں اسلامی قوانین کا راج نہیں ورنہ ان کا علاج تو وہی ہوتا جو خلیفہ اوّل سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ اکبر نے اپنے عہد مبارک میں مسیلمہ کذاب اور اس کے حواریوں کا کیا تھا۔ کاش پاکستان میں اسلامی قوانین کا عملی نفاذ ہو اور یہ سرزمین مرتدوں اور زندیقوں کے نجس وجودوں سے پاک ہو (آمین)

حکومت پاکستان نے عوام کی تاریخی جدوجہد پر ۱۹۷۴ء میں اس طائفہ کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور پھر ایک زبردست تحریک کے نتیجہ میں ۱۹۸۴ء میں حکومت پاکستان نے صدارتی امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ جس کی رو سے کوئی بھی قادیانی اپنے مذہب باطل کی کسی طرح اور کسی انداز میں ذرہ بھر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ آرڈیننس کے مطابق

"قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ (جو خود کو احمدی یا کسی دوسرے نام سے موسوم کرتے ہیں) کا کوئی شخص جو بلا واسطہ یا بالواسطہ خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کو اسلام کے طور پر موسوم کرے یا منسوب کرے یا الفاظ خواہ زبانی ہوں یا تحریری یا مرئی نقوش کے ذریعے اپنے مذہب کی تبلیغ یا تشہیر کرے یا دوسروں کو اپنا مذہب قبول کرنے کی دعوت دے یا کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرے کسی ایک قسم کی سزائے قید اتنی ہی مدت کے لیے دی جائے گی جو تین سال تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانہ بھی مستوجب ہوگا۔"

اور اگر کوئی قادیانی اس آرڈیننس کی خلاف ورزی کرے تو اس کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی ۲۹۵ سی / کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جہاں تک تعلق ہے قادیانی نوازوں کے اس پراپیگنڈا کا کہ پاکستان میں مسلم اکثریت قادیانی

اقلیت کے ساتھ زیادتی کر رہی ہے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ برائے مہربانی اب اس پراپیگنڈا کی زبان کو بند کر دیں۔ قادیانی پچھلی پون صدی سے مسلمانوں کے سینوں پر مونگ دل رہے ہیں۔ زخم پہ زخم اور چرکے پہ چرکہ لگا رہے ہیں اور پھر قادیانی مظلوم ہیں۔ مسلم اکثریت اتنی ستم رسیدہ اور مظلوم ہے کہ ان کے نبی کی عزت بھی ان رذیلوں کے ہاتھوں سے محفوظ نہیں۔ ان کے دین کا لہو ان کے پنجوں پر چمک رہا ہے۔ ذرا ان خود ساختہ مظلوموں سے کوئی سوال کرے کہ میاں مظلوم صاحب! ذرا یہ تو بتاؤ کہ فرنگی سامراج کے اشارے پر نبوت کا ڈرامہ کس نے رچایا؟

ساری زندگی انگریز کے جوتوں کی خاک کس نے چاٹی اور غداریوں کی تاریک تاریخ کے گھٹا ٹوپ اندھیرے باب کس نے رقم کئے؟

وادی جنت نظیر کشمیر کو بھارت کی جھولی میں کس نے پھینکا؟

تمہارے گرو گھنٹال سر ظفر اللہ نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا نماز جنازہ پڑھنے سے کیوں انکار کیا؟

لیاقت علی خان کے خون میں کس کی انگلیاں ڈوبی ہوئی ہیں؟

وطن عزیز ربوہ میں قادیانی ریاست کس نے بسائی؟

مشرقی پاکستان کا مقدس خون کس کے منہ پر ملا ہوا ہے؟

اسرائیل میں تمہارے چھ سو فوجی کونسا گھناؤنا کھیل کھیل رہے ہیں؟

تمہارے نام نہاد سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام نے شہیدوں کی زمین "پاکستان" کو لعنتی زمین کہہ کر کس خبث باطن کا اظہار کیا تھا۔

اسرائیل کے جاسوس ربوہ میں تمہارے پاس کس مشن پر آتے ہیں؟

ننگ وطن ڈاکٹر عبدالسلام نے کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل امریکہ پہنچا کر وطن سے کون سا انتقام لیا؟

تمہارا گرو گھنٹال مرزا طاہر ان دنوں پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی منحوس پیش گوئیاں کس کے اشارے پر کر رہا ہے؟

کیا کروں طوالت میرا ہاتھ روک رہی ہے ورنہ ملت اسلامیہ سے تمہاری غداریوں کی تاریخ رقم کی جائے۔ تو یہود و نصاریٰ بھی شرمسار ہو جائیں؟ [یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ]

قادیانی جب اپنے مکانوں، دکانوں، دفتروں پر کلمہ طیبہ لکھتے ہیں یا اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے سٹکر یا بیج لگاتے ہیں تو مسلمان صدارتی آرڈیننس کی رو سے فوراً مقامی پولیس کو رپورٹ کرتے ہیں اور کلمہ طیبہ محفوظ کرواتے ہیں۔ جس کے جواب میں قادیانی پراپیگنڈا مشینری کی لمبی زبانیں اور مکار قلم فوراً حرکت میں آجاتے ہیں اور اپنے روایتی دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے عوام الناس سے کہتے ہیں کہ دیکھو مسلمان کلمہ ہٹا کر کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں۔ دیکھو ابھی مکان کے مین گیٹ پر کتنا خوب صورت کلمہ طیبہ کا کتبہ لگا ہوا تھا۔ یہ جنونی مولوی پولیس کو لے کر آئے اور پولیس کلمہ طیبہ والا کتبہ اتار کر لے گئی۔

جناب دیکھئے! میں نے اپنے سینے کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے اور دل کو فرحت و سکون بخشنے کے لیے اپنے سینے پر کلمہ طیبہ کا بیج لگایا تھا۔ میرا بیج لگانے کا مقصد اللہ کی وحدت اور نبی کی نبوت کا اعلان تھا۔ فسادی مولویوں نے میرے خلاف تھانے میں رپورٹ درج کرا دی۔ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ بیج میرے سینے سے اتار لیا۔

لوگو! یہ کلمہ طیبہ کی توہین کر رہے ہیں۔ کلمہ طیبہ پر پابندی لگا رہے ہیں۔ یہاں اللہ کا عذاب آئے گا اور ان لوگوں کا حشر عبرتناک ہوگا۔ دنیا کی آنکھیں دیکھیں گی کہ کلمے کو مٹانے والے خود مٹ جائیں گے۔ کئی سادہ لوح مسلمان ان کے واویلے کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی ہمدردیاں ان مکاروں کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔

لیٹروں نے جنگل میں شمع جلا دی
مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اے سادہ لوح مسلمانو! قادیانیوں کے گھروں، دفتروں اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ ہٹانا کلمہ طیبہ کی توہین نہیں بلکہ کلمہ طیبہ کی حرمت کی حفاظت ہے۔

کلمہ پاک ہے اور اسے صرف پاک و صاف جگہوں پر لکھا جاتا ہے۔ اور اگر کوئی ملعون اسے کسی نجس جگہ پر لکھ دے تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اسے فوراً وہاں سے ہٹا کر اس کی حفاظت کا فریضہ عظیم سرانجام دیں مثلاً اگر کوئی بدبخت کسی "ڈبو" پر کلمہ طیبہ لکھ دے تو کیا ہر مسلمان کی آنکھوں میں سرخی نہ آجائے گی اور مسلمان فوراً اس پر گاڑھی سفیدی پھیر کر کلمہ کی حفاظت کر کے اپنی دینی غیرت کا ثبوت نہ دے گا؟ اگر کسی شراب خانے کے مین گیٹ پر کوئی خبیث کلمہ طیبہ کا کتبہ لگا دے تو کیا مسلمان شدت جذبات سے اس کتبہ کو اکھاڑ نہیں لیں گے؟

اگر کسی خاک روب نے اپنے گندے غلیظ کپڑوں پر کلمہ طیبہ کا بیج لگا رکھا ہو اور مسلمانوں کی نظر اس پر پڑ جائے تو کیا مسلمان جوش حمیت سے اسے دبوچ کر اس کی قمیض سے کلمہ طیبہ کا بیج اتار نہیں لیں گے؟ اب بتایئے! ان تینوں مواقع پر کلمہ طیبہ کی توہین کی گئی یا کلمہ کی حرمت کا تحفظ کیا گیا؟ اب ذرا مزید توجہ فرمایئے۔

قادیانی عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ اس لیے محفوظ کیا جاتا ہے کہ قادیانی عبادت گاہیں دراصل کفر و ارتداد کے اڈے ہیں۔ اور بقول امام ابن تیمیہؒ یہ عبادت گاہیں بیت الشیاطین ہیں۔ ان عبادت گاہوں میں جھوٹی نبوت کی تبلیغ و تشہیر کے منصوبے تیار ہوتے ہیں۔ ارتدادی مبلغین کی کھیپیں تیار ہو کر نکلتی ہیں۔

اب بتایئے کہ وہ جگہیں جہاں اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف سازشیں جنم لیں۔ کتنی غلیظ جگہیں ہیں اور ایسی غلیظ جگہوں سے کلمہ طیبہ محفوظ کرنا کتنا بڑا کار ثواب ہے۔

ہر قادیانی کا سینہ بغض مصطفےٰ کا دفینہ ہے

ہر قادیانی کے دل میں رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ایک آتش فشاں دہک رہا ہے۔ اس کی

رگ رگ، ریشے ریشے اور خون کی بوند بوند سے بغاوتِ ختم نبوت کی بدبو اٹھتی ہے۔ غرض کہ وہ پاؤں کے تلوؤں سے لے کر سر کے سب سے اونچے بال تک اسلام اور پیغمبرِ اسلام سے نفرت و عداوت کا پیکر ہے۔ ذرا سوچئے کہ وہ سینہ کتنا گندہ ہے جس سے بغضِ رسولؐ کی بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوں اور اس سینے پر کوئی کلمہ طیبہ لگائے تو کیا اس سینے میں کلمہ طیبہ کا بیج اتار لینا قرینِ انصاف نہیں ہے اور ایسے مجرم کو حوالۂ پولیس کرنا عدل نہیں ہے اور اسی طرح قادیانیوں کے دیگر مقامات سے کلمہ طیبہ اتارنے کی منطق کو سمجھا جاسکتا ہے۔

اگر پولیس کا کوئی جعلی انسپکٹر وردی پہنے پکڑا جائے تو کیا اس کے کندھوں سے سٹار اتارنا سٹارز کی توہین ہے یا سٹارز کی عزت کی حفاظت ہے۔ اس کے کندھوں سے سٹارز اس لیے اتارے جائیں گے کہ اس نے سٹارز کی بے حرمتی کی ہے اور سٹارز کی حرمت اسی میں ہے کہ اس کے کندھوں سے فوراً اتار لیے جائیں اور اسی طرح اگر کوئی بھارتی فوجی پاکستانی فوج کی وردی پہنے پکڑا جائے تو کیا اس کے تن سے فوراً پاکستانی فوج کی وردی کے تحفظ کا حق ادا نہیں کیا جائے گا؟

یہ تو صرف کلمہ طیبہ کی بحث ہے۔ اسلام تو کسی قادیانی عبادت گاہ کے وجود کو ایک سیکنڈ کے لیے بھی برداشت نہیں کرتا۔ تاجدارِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ قدس میں جب منافقین نے مسجد ضرار بنائی اور قادیانی عبادت گاہوں کی طرح وہاں اسلام دشمنی کی سازشیں جنم لینے لگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فوراً منافقین کی اس مسجد کو مسمار کروا کر آگ لگوائی کیونکہ یہ مسجد کے نام پر ایک بہت بڑا دھوکا تھا۔ تعمیر کی آوازوں میں تخریب کا دھندا تھا۔ آج خدا کی دھرتی پر بنی ہوئی تمام قادیانی عبادت گاہیں مسجد ضرار کی طرح ہیں۔ جن کی ہیئت اور نام تو مسجد کا ہے۔ اور ان کے اندر کام کفر و ارتداد کا ہے۔ اس لیے حکومت پاکستان کا فرض ہے۔ کہ تمام قادیانی عبادت گاہوں کو مسمار کروا کر جلا کر خاکستر کیا جائے اور سنت رسولؐ کو زندہ کیا جائے۔

بارہا دیکھا ہے دیدہ ایام نے
کفر حق کے بھیس میں آیا ہے حق کے سامنے

قادیانی کا مہم اور پوری قادیانی تحریک کا چند لفظوں میں خلاصہ اور نچوڑ حاصل کرنا ہو تو ہندوستان میں قادیانی تحریک کو اٹھانے اور تقویت پہنچانے والے ہندو طبقہ کے ایک فرد ڈاکٹر شنکر داس کے مضمون کا مندرجہ ذیل اقتباس پڑھ لیجئے جس میں وہ قادیان کے جعلی رسول اور جعلی اسلام کے ذریعے اصلی رسولؐ اور اصلی اسلام کو ختم کرنے کیلئے قادیانیت کی اہمیت و افادیت پر زور دے رہا ہے۔

"سب سے اہم سوال جو اس وقت ملک کے سامنے درپیش ہے، وہ یہ ہے کہ ہندوستانی مسلمانوں کے اندر کس طرح قومیت کا جذبہ پیدا کیا جائے.... ہندوستانی مسلمان اپنے آپ کو ایک الگ قوم تصور کئے بیٹھے ہیں۔ اور وہ دن رات عرب کے ہی گیت گاتے ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو وہ ہندوستان کو بھی عرب کا نام دے دیں۔

اس تاریکی میں اس مایوسی کے عالم میں ہندوستانی قوم پرستوں اور محبانِ وطن کو ایک ہی امید کی شعاع

باقی ص ۲۶ پر

مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) میں حضرت مولانا ارشد مدنی مدظلہ کے اعزاز میں استقبالیہ

مسلم کالونی ربوہ میں مورخہ ۲۲ ؍نومبر بروز ہفتہ دارالعلوم دیوبند بھارت کے استاد الحدیث حضرت مولانا ارشد مدنی مدظلہ العالی کے اعزاز میں ایک سادہ مگر پروقار استقبالیہ دیا گیا۔ حضرت مولانا ارشد مدنی جب جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت کو پہنچے تو مولانا مدنی کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ حضرت مولانا ارشد مدنی نے مغرب کی نماز جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت میں ادا کی۔ نماز مغرب کے بعد استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جبکہ مولانا محمد یعقوب کے ننھے منے بھتیجے نے عظمتِ دیوبند پر خوبصورت انداز میں منظوم کلام پیش کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جنرل سیکرٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے خطاب کرتے ہوئے مہمان خصوصی مولانا ارشد مدنی کو خوش آمدید کہا اور انہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی سے آگاہ کیا۔ مولانا نے اکابرینِ دیوبند کو زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جن کی قربانیوں اور محنت سے برصغیر پاک و ہند کے مسلمان انگریز کے خود کاشتہ پودا قادیانی فتنے سے آگاہ ہوئے۔ مولانا نے تحریک ختم نبوۃ میں مشائخ عظام علمائے کرام کی جدوجہد کی تاریخ بیان کی۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے بتایا کہ ۱۹۷۴ء کے بعد جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو ربوہ کو کھلا شہر بھی قرار دیا گیا۔ ورنہ اس سے قبل ربوہ قادیانیوں کی عملی ریاست تھی۔ مولانا عزیز الرحمٰن نے کہا جماعت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ سرزمین ربوہ میں اپنا مرکز قائم کیا جس کے انچارج مولانا خدا بخش ہیں۔ جو مدت دراز سے یہاں دینی تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اطلاعات و نشریات صاحبزادہ طارق محمود نے حضرت الامیر خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کی طرف سے مہمان خصوصی کو سپاسنامہ پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا اللہ وسایا نے ادا کیے۔ حضرت الامیر اور مجلس کی طرف سے شائع کردہ کتابوں کے تین سیٹ مہمان خصوصی کو پیش کیے گئے۔ آخر میں شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا ارشد مدنی کو دعوت خطاب دی گئی۔

مولانا ارشد مدنی نے خطاب کرتے ہوئے حضرت الامیر خواجہ خان محمد کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے مجھے تحفظ ختم نبوت کے مرکز میں بلا کر سعادت بخشی دی ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ فتنہ قادیانیت کا رد کرنا اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کی تو ملک

میں بزرگان دیوبند نے کلیدی کردار ادا کیا اور رد قادیانیت کی پہلی اینٹ انہوں نے ہی رکھی۔ مولانا ارشد مدنی نے فرمایا کہ دارالعلوم دیوبند سے مسلمانوں کی عقیدت اور وابستگی در حقیقت عقیدے کی بنا پر ہے۔ عقیدے کی پختگی ہی ایمان کہلاتی ہے اور جب عقیدہ پختہ ہو جائے تو پھر انسان ہر قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتا جیسا کہ علمائے دیوبند کی تاریخ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اس عقیدے کی خاطر مال و جان قربان کیا۔

مولانا نے مزید فرمایا۔ چونکہ محاسبہ قادیانیت کی تحریک کی پہلی اینٹ اکابرین دیوبند نے رکھی تھی۔ اس لیے جہاں جہاں بھی رد قادیانیت کے ضمن میں کام ہوا ہے، ہو رہا ہے، اور جب تک ہوتا رہے گا۔ اس کا اجر ثواب اکابرین دیوبند کو پہنچتا رہے گا۔ حضرت مدنی نے محمد ابن عربی رح کی ایک روایت بیان کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رض اور حضرت عمر رض کی فضیلت کے بارے میں دلائل دیئے ہیں۔ حضرت عمر رض کا دور تاریخ اسلام کا سنہری دور تھا۔ حضرت عمرؓ کے دور کو فتوحات کے لحاظ سے بھی غیر معمولی اہمیت حاصل ہے آپؓ کے دور میں اسلامی سلطنت کی سرحدیں پھیلیں۔ سیاسی معاشرتی اور معاشی طور پر استحکام نصیب ہوا۔ اگر حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رض کے دور خلافت کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو ہر لحاظ سے حضرت عمر رض کا دور نمایاں نظر آتا ہے۔ لیکن اگر تاریخ شواہد کے سامنے رکھا جائے تو فضیلت کے لحاظ سے حضرت عمر رض حضرت ابوبکر رض کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر رض نے حضرت عمر فاروق رض کو خلافت کے لئے منتخب کیا تھا۔ آپؓ کی دوربیں نگاہ نے حضرت عمر رض کی ظاہری و باطنی صلاحیتوں کو بھانپ کر یہ فیصلہ کیا تھا حضرت ابوبکر صدیق رض کی یہ بات موجب فضیلت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کا انتخاب کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں اسلام کی ترقی و ترویج۔ فتوحات اور اسلامی سلطنت کے استحکام میں جتنا کام حضرت عمرؓ نے کیا۔ اس کا اجر و ثواب حضرت ابوبکر صدیق کو پہنچتا رہے گا اسی طرح اکابرین دیوبند نے فتنہ قادیانیت کے خلاف عملی جہاد میں جس مشن کا آغاز کیا تھا وہ جہاد جب تک ہوتا رہے گا۔ اس کا اجر و ثواب بزرگان دین کو پہنچتا رہیگا۔

مولانا ارشد مدنی نے بھارت میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں فرمایا۔ چونکہ بھارت میں قادیانی معاشی و معاشرتی طور پر اتنے مضبوط نہیں جتنا کہ پاکستان میں ہیں۔ یہاں وہ کلیدی اسامیوں پر ہیں۔ جبکہ بھارت میں ان کی پوزیشن اس کے برعکس ہے۔ تاہم ہندوستان کی سرزمین پر اس فتنہ کا محاسبہ ہو رہا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء ہر اس موقع پر سرگرم عمل ہو کر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں قادیانی اپنی تبلیغی سرگرمیوں میں ملوث ہوتے ہیں۔ مولانا مدنی نے ناظم اعلیٰ عزیز الرحمٰن کی اس تجویز کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا، کہ ربوہ میں ہر سال منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس میں شریک ہونا ہم اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں لیکن ہماری مشکل یہ ہے کہ حکومت کبھی ویزا جاری کر دیتی ہے۔ اور کبھی نہیں کرتی۔ ہم انشاء اللہ ویزا ملنے کی صورت میں بھارت سے اپنا وفد اس عظیم الشان مرکز میں منعقد ہونے والی ختم نبوت کانفرنس بھیجا کریں گے۔ تاکہ قادیانیوں کے مکروہ عزائم اور ناپاک عزائم سے آگاہ ہو سکیں۔ تقریب میں علاقہ بھر کے مسلمانوں کے علاوہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ کی تقریب سے فارغ ہو کر مہمان خصوصی کاروں کے جلوس میں جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن تشریف لے گئے۔ جہاں محمدیہ مسجد کے امام مولانا محمد یوسف نے مہمان خصوصی کا استقبال کیا۔ یہاں حضرت مولانا ارشد مدنی نے شہدائے ختم نبوت اور ختم نبوت تحریک کے کارکنوں کے لئے خصوصی دعا فرمائی۔ ۸ بجے شب مولانا ارشد مدنی علمائے کرام کے ہمراہ چنیوٹ روانہ ہو گئے۔ جہاں مہمان خصوصی نے مولانا عبدالوارث کے مدرسہ دارالعلوم مدنیہ میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب فرمایا۔ یہاں بعد ازاں مولانا ارشد مدنی کے اعزاز میں ایک پرتکلف عشائیہ دیا گیا۔

تبسم منہاس
کو فوراً ہٹایا جائے :-

مولانا جمال اللہ کا مطالبہ

دکنری (حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ نے سندھ میں کئی مقامات پر ختم نبوۃ کے موضوع پر خطاب کیا دوران اثنا انہوں نے گھوٹکی، بھاگ ناڑی، میرپور ماتھیلو، حبیب آباد اور کنری کا دورہ مکمل کر لیا۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ فوج اور سول میں جو بھی قادیانی کلیدی اسامیوں پر فائز ہیں ان کو فوری طور پر ہٹایا جائے انہوں نے کہا کہ تبسم قادیانی جو پی آئی اے ویلفیئر اینڈ کیٹس کا منیجر ہے وہ ابھی تک اپنی سیٹ پر بیٹھا ہے اور اسی طرح سے مذہبی امور میں مداخلت کر رہا ہے انہوں نے پی آئی اے کے چیئرمین اور وزیر داخلہ سے مطالبہ کیا ہے کہ فی الفور تبسم منہاس قادیانی کو اس عہدے سے ہٹایا جائے۔

پاک سعودی کھاد فیکٹری ، قادیانیوں کو نہ دی جائے

(سکھر) باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ میرپور ماتھیلو کی پاک سعودی کھاد فیکٹری گورنمنٹ فروخت کر رہی ہے۔ پیر صلاح الدین قادیانی کا داماد طیب قادیانی جو اسی فیکٹری میں کلیدی پوسٹ پر فائز ہے اس کی معرفت قادیانی اس کو خرید کرنا چاہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے گورنمنٹ پاکستان کو اس سلسلے میں توجہ کیلئے کہا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کو خرید لیں پھر اس کو قادیانی اپنا اڈہ بنا کر اپنی مکروہ تبلیغ شروع کر دیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کے ایمان کو ضائع کریں۔

نور فاطمہ قادیانی، اسکولز سپروائزر کو معطل کیا جائے

کنری (تھرپارکر)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے مبلغ مولانا جمال اللہ الحسینی اور صوبہ سندھ کے کنوینر مولانا احمد میاں حمادی نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نور فاطمہ قادیانی جو کنری تھرپارکر میں اسکولز سپروائزر ہے اس کو فوری طور پر معطل کیا جائے انہوں نے کہا اس قادیانی سے چالیس سے زائد قادیانی لڑکیاں مختلف اسکولز میں استانی کے طور پر مقرر کی ہیں جو ظاہر ہے کہ قادیانیت کی تبلیغ کریں گی۔ اس طرح سے پورے علاقے کے مسلمانوں میں اشتعال پھیلا ہوا ہے۔

بقیہ: کلمہ طیبہ

دکھائی دیتی ہے اور وہ آشا کی جھلک احمدیوں کی تحریک ہے۔

جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے۔ مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی ہے۔

جس طرح ایک ہندو کے مسلمان ہو جانے پر اس کی شردھا اور عقیدت رام کرشن، وید، گیتا اور رامائن سے اٹھ کر قرآن اور عرب کی بھومی میں منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان احمدی بن جاتا ہے تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اس کی عقیدت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ مکہ، مدینہ اس کے لیے روایتی مقامات رہ جاتے ہیں۔ یہ بات عام مسلمانوں کے لیے جو ہر وقت پان اسلام ازم اور پان عربی سنگھٹن کے خواب دیکھتے ہیں، کتنی ہی مایوس کن ہو مگر ایک قوم پرست کے لیے باعث مسرت ہے۔"

(اخبار بندے ماترم انڈیا مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۲ء)

مندرجہ بالا مدلل بحث کے بعد حقائق کھل کر سامنے آگئے — سازشیں بے نقاب ہوگئیں — انگریزی نبوت کا بت اوندھے منہ گر گیا — نبوت چوروں کے کالے منہ ننگے ہوگئے — لیڈروں کی گردنیں جھک گئیں — جعلسازوں کی شناخت پریڈ ہوگئی — مجرم کٹہروں میں کھڑے نظر آگئے — ظالم اور مظلوم کا فیصلہ ہوگیا — اور ہر ذی فہم اس خطرناک سازش کو سمجھ کر پکار اٹھا۔

وہ اک وجہ ہیں علم و آگہی کے نام پر
تیرگی پھیلا رہے ہیں روشنی کے نام پر

بقیہ: پپیتا

پپیتا خواتین کے لئے بھی بہت مفید ہے لیکن حمل کے دوران اس کو بہت استعمال نہیں کرنا چاہئے پپیتا ایک پھل کے طور پر کھایا جاتا ہے یہ ہر عمر اور ہر جنس کے افراد کے لئے یکساں مفید ہے لیکن بزرگوں یا جن کے معدے کمزور ہوں ان کو چاہئے کہ پپیتا کو اپنی غذا کا لازمی جزو بنالیں۔

بقیہ: منکر حدیث

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایها الناس انی قد ترکت فیکم ما ان اعتصمتم به فلن تضلوا ابداً کتاب اللہ وسنتی (مستدرک حاکم)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگو! میں نے تمہارے اندر ایسی چیز چھوڑی ہے جس کو تم مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز ہرگز کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ ہے کتاب اللہ اور میری سنت۔

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرتکم به فخذوه ونهیتکم عنه فانتهوا (احمد)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس چیز کا میں تم کو حکم دوں تو اس کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جس چیز سے تم کو روکوں سو اس سے رک جاؤ۔

آپ نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے کہ آدمی اپنی مسند پر ٹیک لگائے ہوگا۔ اور اس کے سامنے میری حدیث کو بیان کیا جائے گا تو وہ کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ کافی ہے تو جو اس میں حرام پائیں گے اس کو حرام قرار دیں گے کان کھول کر وہ شخص سن لے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا وہ اسی طرح حرام ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔

منکرین حدیث رسولؐ کے متعلق حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا۔

سیأتی ناس یجادلون بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان أصحاب السنن أعلم بکتاب اللہ۔

(سنن دارمی)

جلد ہی کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو شبہات قرآن کی بابت بحث و مباحثہ کریں گے تو ان کا مواخذہ سنت رسول سے کرو کیونکہ کتاب اللہ کا زیادہ علم رکھنے والے اصحاب سنن ہیں

حضرت ایوب سختیانی رحمہ نے ان بدبختوں کے متعلق فرمایا

إذا حدث الرجل بسنة فقال دعنا من هذا واجبنا عن القرآن فاعلم ضال مضل۔

جب آپ کسی شخص سے سنت رسولؐ کو بیان کریں پھر اس پر وہ کہے اس کو چھوڑو اور ہمیں قرآن کریم سے جواب دو تو سمجھ لیں کہ وہ خود گمراہ ہے اور گمراہ کن ہے۔

بقیہ: انور شاہ کشمیری

سو برس پہلے اس چیز کو ناجائز کر چکا ہے۔ یہ موقع فخر و مباہات اور حقانیت اسلام کے اظہار کا تھا یا شاہ صاحب مرحوم پر اعتراض کا؟ لیکن ان لوگوں کا کیا علاج ہو سکتا ہے جن کی بصیرت اللہ تعالیٰ نے سلب کر لی ہو اور جنہوں نے آنکھیں بند کر کے استعمار و استبداد کی حمایت کو اپنا شعار بنا لیا ہو۔ لهم قلوب لا یفقهون بها۔

بہرحال شاہ صاحب کے اس اعلان حق کا یہ اثر ہوا کہ مسلمانوں کے عام طبقہ کو نمک کی تحریک سے جلدی ہوگئی۔ برادران طب! شاہ صاحبؒ خدا کے فضل و کرم سے اتنی خوبیوں کے مالک تھے کہ ان کے اوصاف و کمالات کا احصاء و استقصاء مجھ جیسے جاہل کے لیے ناممکن ہے۔ شاہ صاحب نے جو کچھ کابراً عن کابر شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور میاں جی نور محمد صاحبؒ سے حاصل کیا تھا اس کے بیان کو دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں اگر مزید تفصیل معلوم کرنی ہے۔ تو جناب صدر کی تقریر کا انتظار کیجئے، میں اپنی تقریر کو اپنے عجز و قصور کے اعلان کے ساتھ ختم کرتا ہوں اور مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں۔

اللهم آنس وحشته وامن روعته، ولقن حجته، وبیض غرته وارحم غربته وتقبل حسناته وکفر سیاته انك على كل شيء قدير۔ وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

(مطبوعہ ماہنامہ دارالعلوم جولائی ۱۹۶۶ء)

بقیہ: حضرت علی

حق ہونے کی جس کا اثر قلب میں ایسا خالص ہے وہ آگے بڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ یہ زرہ آپ کی ہے اور مجھے مسلمان کر لیجئے اس وقت اس نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want:	Your money should be spent on making Muslims into Apostates?
Certainly your answer will be:	No.
But you are!	Unintentionally, unknowingly.
How:	In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.
Do you know:	A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.
What work this Centre does:	It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.
Alas:	Your money is used against your very Deen and you are unaware.
Realise:	You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیے

ارشادِ نبوی ﷺ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)"

خستہ حالی اور بوسیدہ ہو جانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل و جان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرحمت (ٹرسٹ)
پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۴۷۴ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ